دردِ آشنائی

اصغر میرپوری

☆......نام کتاب : دردِ آشنائی

☆......شاعر : محمد اصغر میرپُوری

☆......اشاعت اوّل : مئی 2012ء

☆......کمپیوٹر کمپوزنگ : عرفان ذاکر۔حسن کمپیوٹرز
12۔عثمان اینڈ سلیمان سنٹر چوک شہیداں میرپور آزاد کشمیر
☎:0334-4725703
Email:irfan26121972@gmail.com

☆......پرنٹنگ :

’’دردِجُدائی‘‘ سے ’’دردِآشنائی‘‘ تک کا سفر

’’دردِجُدائی‘‘ کے بعد ’’دردِآشنائی‘‘ اصغر میرپوری کی سنجیدہ شاعری کا دوسرا شعری مجموعہ ہے۔ محمد اصغر میرپوری کی شاعری اور اس کے موضوعات کے حوالے سے ’’دردِآشنائی‘‘ میں راقم کے تبصرے میں اظہارِخیال کیا جا چکا ہے اور یہ بات بجا طور پر کہی جا سکتی ہے کہ شاعر نے اپنے شعری سفر کو جاری رکھا ہے اور محبت بانٹنے اور محبت چاہنے کی خواہش ان کی شاعری میں موجود ہے۔ قطع نظر اس کے کہ ان کی شاعری فنی لحاظ سے کس معیار کی ہے! اس میں موجود خیالات، جذبات اور احساسات اس بات کی عکاسی کرتے ہیں کہ اصغر میرپوری ایک سچا اور حقیقی شاعر ہے۔ جب کوئی بات دل سے نکلتی ہے تو وہ چاہے نثر میں ہو یا شعر کی صورت میں ہو ضرور اس کا اثر ہوتا ہے اس میں اس بات کی کوئی اہمیت نہیں کہ وہ کس سانچے اور کس قاعدے میں ڈھل کر سامنے آئی ہے اصل بات یہ ہے کہ وہ جذبات کی عکاسی کر رہی ہے یا نہیں۔ ان کی نظم ’’محبت‘‘ کے یہ اشعار ملاحظہ ہوں:

آج تو پیار محبت اک فسانہ لگتا ہے
سچی محبت پانے میں زمانہ لگتا ہے
دُنیا میں اب سچا پیار ملتا ہی کہاں ہے
یہ جسے مل جائے اسے ہر پل سہانا لگتا ہے
تیری باتوں میں کتنی حقیقت ہوتی ہے اصغؔر
مگر پھر بھی تُو لوگوں کو دیوانہ لگتا ہے

مزید ’’دل کی بات‘‘ کے یہ اشعار دیکھئے:

مجھے دل کی بات وہ کہنے نہیں دیتا
غموں کو تنہا مجھے سہنے نہیں دیتا
ستم کرنے پہ آئے تو انتہا کر دیتا ہے
اور ستم ظریفی یہ ہے کہ رونے نہیں دیتا

زیرِ نظر مجموعہ کلام کی شاعری کا موازنہ ''دردِ آشنائی'' کے ساتھ کیا جائے تو یقیناً محمد اصغر میر پوری کی شاعری میں فکری اور موضوعاتی ارتقاء کا فطری عمل جاری ہے جو ان کے شعری سفر میں کامیابی کے لئے خوش آئند بات ہے۔

یکم مئی ۲۰۱۲ء

پروفیسر منیر احمد یزدانی
شعبۂ اُردو
گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج میر پور
نگرانِ اعلیٰ: کُل پاکستان بزمِ فکر و نظر

انتساب

پیارے بھائی محمد اسلم،

محمد اقبال، عابد محمود کے نام

جن سے مجھے بے حد پیار ملا اور

ہر کڑے وقت میں میری مدد کی

پیش لفظ

ہر حمد وثناء میرے اللہ رب العزت کے لیے اور بیشمار درود وسلام پیارے بنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ زیرِ نظر کتاب میرا تیسرا شعری مجموعہ ہے یہ میری گیارہ سالہ کاوش کا نتیجہ ہے کہ میرے تینوں شعری مجموعے منظر عام پر آرہے ہیں۔

یہ میرے لیے بڑے اعزاز کی بات ہے کہ پروفیسر منیر احمد یزدانی، اُستاد شعبہ اُردو، گورنمنٹ کالج میرپور (نگران اعلیٰ کل پاکستان بزمِ فکر ونظر) نے میری پہلی کتاب درِ دِجدائی کا دیباچہ لکھا میں سمجھتا ہوں میری کتاب کی مقبولیت میں میری شاعری کا کم اور اُن کے دیباچے کا زیادہ ہاتھ ہے۔

اور پروفیسر ساجد عزیز نور صاحب گورنمنٹ کالج میرپور کا بھی بہت ممنون ہوں جوانہوں نے کتاب کی پرنٹنگ میں مدد کی ہر پل آپ لوگوں کے لیے دُعا کرتا ہوں جو اس ناچیز کی اتنی مدد کی۔

میں جناب لارڈ نذیر احمد آف رادھرم سے معذرت چاہتا ہوں جو ان کا نام پہلی کتاب میں بھول گیا وہ اس لیے کہ میرے دوست سلیمان (مرحوم) اُن کے بھی دوست تھے اور ہم تینوں کئی بار ایک محفل سجایا کرتے تھے جس میں لارڈ صاحب غزلیں گنگنایا کرتے میں اپنی شاعری سنایا کرتا اور سلیمان صاحب میاں محمد بخشؒ عارف کھڑی شریف کا کلام سیف الملوک سنایا کرتے تھے پھر ہم تینوں اپنے ہاتھوں سے کھانا بناتے اور کھاتے تھے۔ اب بھی جب کبھی لارڈ صاحب سے میری ملاقات ہوتی ہے تو ہم اُس وقت کو یاد کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہمیں جناب سلیمان (مرحوم) نے پراٹھے پکا کر کھلائے

جو بڑے مزیدار تھے آج تک ہم دونوں وہ ذائقہ نہیں بھولے اس بات کا ذکر اُن کے بیٹوں عمران اور کامران سے ہم اکثر کرتے ہیں۔

ہم چار بھائی ہیں جن میں سے محمد اسلم ہم سب سے بڑے ہیں اور میری پرورش میں بھی اُنہی کا زیادہ ہاتھ ہے۔ وہ جوانی میں یوسف زلیخا جو مولوی غلام رسول صاحب کی لکھی ہوئی تھی اور دوسری جو عبدالستار کی لکھی تھی گاؤں والوں کو پڑھ کر سنایا کرتے تھے میں بھی چوری چھپے اُنہیں پڑھتا رہتا میں تقریباً دس سال کی عمر میں پنجابی اچھی طرح پڑھ سکتا تھا میں کچھ اشعار کا رٹّا لگا کر گاؤں کے بزرگوں کو سنایا کرتا وہ مجھے بڑی داد دیا کرتے۔

جوانی میں تو بھائی اسلم پنجابی میں کافی کچھ لکھتے رہے مگر شادی کے بعد شاعری جاتی رہی جب بچے ہوئے پھر کتابیں بھی لوگوں میں تقسیم کر دیں۔ گو عمر میں مجھ سے کافی بڑے ہیں مگر میرے لیے ایک دوست کی طرح ہیں۔ اُن کے بعد بھائی اقبال اور اُن کے بعد میں، میرے بعد عابد جہاں تک ہم تینوں بھائیوں کا تعلق ہے بھائی اقبال کا اور میرا ایک استاد اور شاگرد کی طرح ہیں میں اُن کے سامنے کم بولتا ہوں اور عابد میرے سامنے کم بولتا ہے۔ اِن دونوں بھائیوں کو بھائی اسلم کی طرح شاعری کا شوق نہیں ہے پھر بھی مجھے برداشت کرتے ہیں میرے لیے یہی بڑی بات ہے۔

میرے خیال میں انگلستان کی سرزمین اردو ادب کے لحاظ سے بڑی زرخیز ہے مگر یہاں ہر کوئی سمجھتا ہے کہ میرے سِوا کوئی اچھا شاعر نہیں کوئی کسی کی حوصلہ افزائی نہیں کرتا اور پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کو بُرا بھلا کہتے رہتے ہیں جس کے بارے میں اپنی چند نظموں میں اس بات کا ذکر کیا ہے۔

اللہ کا شکر ہے کہ سبھی لوگ ایک طرح کے نہیں ہیں اُن میں اچھے لوگ بھی ہیں جو نئے آنے والوں کی بڑی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

میں سبھی ریڈیو اور ٹی وی والوں کا ممنون ہوں جن لوگوں نے مجھے پیار دیا اگر کسی ایک کا نام لکھوں گا تو پھر دوسرے کہیں گے کہ اُن میں ایسی کیا اچھی بات تھی جو ہم میں نہ تھی اور سبھی میز بانوں نے بہت پیار دیا ایک دو گندے انڈے تھے باقی سب اچھے تھے اور کچھ لوگوں کو مجھ سے خدا واسطے کا بیر ہو گیا وہ سمجھنے لگے کہ اگر ہم اصغر کے بارے میں بُری باتیں کریں گے تو شہرت ملے گی مگر سستی شہرت کتنی دیر چلتی ہے ایک مثل مشہور ہے گلیوں میں بھونکنے والے کُتے بھونکتے رہتے ہیں اور شیر گزر جاتا ہے۔

آپ کی دُعاؤں کا طالب

محمد اصغر میرپوری

دھوکہ نہیں دیتے

دوستی میں ہم لوگ کسی کو دھوکہ نہیں دیتے
ایک بار آزمائے ہوئے کو دوسرا موقع نہیں دیتے

......☆......

نظر انداز

وہ مجھے نظر انداز کریں بھلا ان کی کیا مجال ہے
دشمنوں کی توجہ کا مرکز ہوں آخر مجھ میں کوئی کمال ہے

......☆......

میرے مولا مجھ پہ اپنا کرم رکھنا

میرے مولا مجھ پہ اپنا کرم رکھنا
زیست کے سفر میں میرا بھرم رکھنا

غرور و تکبر کبھی میری زندگی میں نا آئے
اپنے التفات سے دل میرا موم کی طرح نرم رکھنا

لالچ و حوس میرے قریب نا آنے پائے
میری آنکھوں میں حیا و شرم رکھنا

ہر امتحاں میں مجھے ثابت قدم رکھنا
صرف اسلام ہی میرا دین و دھرم رکھنا

اصغر کی فقط اتنی آرزو ہے میرے مولا
میرے لبوں پہ کلمہ طیبہ آخر دم رکھا

......☆......

غزل

زندگی کے اسرار و رموز سکھائے کملی والے نے
جینے کھانے پینے کے آداب سمجھائے کملی والے نے

گمراہی کے اندھیروں میں بھٹک رہی تھی دُنیا
سب کو توحید کے سبق پڑھائے کملی والے نے

اپنے پیار و محبت سے دلوں میں گھر کر کے
دُنیا کے کافر بھی مسلماں بنائے کملی والے نے

مشرکین مکہ بتوں کے نام جپتے رہتے تھے
انہیں اللہ کے پیارے نام سکھائے کملی والے نے

اللہ سے بندے کا ربط ایک خواب لگتا تھا
اللہ سے لو لگانے کے طریق سکھائے کملی والے نے

......☆......

کملی والے کے مرید

کملی والے کے جو مرید ہوتے ہیں
ایسے پیارے انسان قابل دید ہوتے ہیں

زمانہ انہیں سدا یاد رکھتا ہے
جو حق کی راہ میں شہید ہوتے ہیں

وہ صراط مستقیم سے بھٹک نہیں سکتے
دنیا میں جو صاحب توحید ہوتے ہیں

گمراہ لوگوں کو بھلی باتیں اچھی نہیں لگتیں
حق کے متلاشی ان سے مستفید ہوتے ہیں

ہم لوگ خرافات میں اتنے کھو چکے ہیں
اب سب کام ہی جدید ہوتے ہیں

……☆……

شمس و قمر میں ہے ضیاء تیری

شمس و قمر میں ہے ضیاء تیری
دُنیا کی ہر شئے کرتی ہے ثناء تیری

میں تجھ سے آس لگائے رکھتا ہوں
بھیک کے لیے دامن پھیلائے رکھتا ہوں

میرے مالک مجھے تیرا ہی سہارا ہے
مشکلات میں ہر کسی نے تجھے پکارا ہے

میرے دل میں سدا نُورِ ایمان رہے
لبوں پہ ہمیشہ تلاوت قرآن رہے

اے رب رحیم اصغر کو چاہیئے رضا تیری
درگزر کردینا میرے اللہ ہر خطا میری

......☆......

سارے جہانوں کا تو رب کریم ہے

سارے جہانوں کا تُو رب کریم ہے
ہم تیرے بندے تُو ہمارا رحیم ہے

ساری دنیا کا اک تو ہی رکھوالا ہے
تیرے ہی رحمت سے دنیا میں اُجالا ہے

تیری جتنی تعریف کروں وہ کم ہے
تیری عطا ہے کہ زِیست میں نا غم ہے

دُنیا سے سبھی غموں کو مٹا دے مولا
جو بیمار ہیں ان کو شفا دے مولا

اے اللہ اس دُنیا کو پر بہار بنا دے
ہر انسان کے دل سے نفرت مٹا دے

......☆......

بے سہاروں کو تیرا سہارا ہے مولا

بے سہاروں کو تیرا سہارا ہے مولا
کڑے وقت میں تجھے پکارا ہے مولا

اک تیرے سہارے جیئے جا رہے ہیں
ورنہ دنیا میں کوئی نا ہمارا ہے مولا

جتنے بھی تیرے اسماء حسنہ ہیں
تیرا ہر اک نام پیارا ہے میرے مولا

ہو سکے تو میرا سفینہ بھی پار لگا دے
میری ڈُوبتی ناؤ کا تیرا سہارا ہے مولا

تیرے پاک کلام جیسی کوئی کتاب نہیں
جسے تُو نے اپنے پیارے نبیؐ پہ اُتارا ہے مولا

......☆......

ہم پہ اپنی رحمت کا مینہ برسا مولا

ہم پہ اپنی رحمت کا مینہ برسا مولا
اُمتِ مسلمہ کی بِگڑی بنا مولا

جو صراطِ مستقیم کی سَمت جاتی ہو
ہم سب کو تُو ایسی راہ دِکھلا مولا

انجانے میں شِرک کے مرتکب نا ہوں
ہمیں توحید کا اصل مفہوم سمجھا مولا

جو مُلّاں اپنے سِوا سب کو کافر جانیں
ایسے جاہل علماء سے ہم کو بچا مولا

غیر مذہب بھی ہم سب پہ رشک کریں
ہم سب کو ایسے سچے مسلم بنا مولا

......☆......

اسلام کیا ہے دُنیا کو سمجھایا آپؐ نے

اللہ سے سب کو متعارف کرایا آپؐ نے
اسلام کیا ہے دُنیا کو سمجھایا آپؐ نے

جو بُت پرستی میں ڈُوب چکے تھے
توحید کا راستہ اُنہیں دکھایا آپؐ نے

بات بات پہ فال نکالا کرتے تھے جو
صراطِ مستقیم کیا ہے بتایا آپؐ نے

جو لوگ اللہ کے شریک رکھتے تھے
اس طرح کی سوچوں کو مٹایا آپؐ نے

عیش و عشرت کے رسیا تھے جو
اللہ سے اُن کا ربط بڑھایا آپؐ نے

......☆......

وہ پوچھتے ہیں

وہ پوچھتے ہیں تیرے ساتھ کیا رہتا ہے
وہ کیا جانیں میرے ساتھ میرا خدا رہتا ہے

یہ کوئی ایک یا دو دن کی بات نہیں ہے
میرا پروردگار میرے ساتھ سدا رہتا ہے

کہتا ہے کے اللہ کا خاص کرم ہے مجھ پر
تم بھی مولا سے لو لگاؤ سمجھاتا رہتا ہے

اسی لیے اداسی اس کے پاس نہیں آتی
یہ ہر گھڑی ہر پل مسکراتا رہتا ہے

کئی بد عقیدہ لوگ اسے ستاتے رہتے ہیں
پھر بھی اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچاتا رہتا ہے

......☆......

غزل

کوئی اپنوں کا ستایا ہوا سوتا ہے یہاں
کون کسی کے غم میں روتا ہے یہاں

کچھ ظالموں نے سدا اسے نا شاد کیا
موت نے ایسے لوگوں سے آزاد کیا

اب شہر خموشاں اور اس کی قبر ہے
تمہیں بھی یہیں آنا ہے کیا تمہیں خبر ہے

یہ جو زمین اسے ملی ہے قبرستان میں
ظالم یہ بھی چھین لیتے جو ملتی جہان میں

اس کی یاد میں مگرمچھ کے آنسو بہانے والے
یہی لوگ تھے اسے دُنیا میں ستانے والے

ایسے غریب کی لحد پہ آئے گا کون
اس کی دُعائے مغفرت فرمائے گا کون

......☆......

زبان کی مٹھاس

جن کی زبان میں مٹھاس نہیں ہوتی
ان کی گفتگو میں چاہت کی باس نہیں ہوتی

جس دل میں اللہ و رسول کی محبت بھری ہو
ایسے من میں کبھی یاس نہیں ہوتی

جو غم کے ماروں کو خوشیاں بانٹیں
ان کی زیست کی کوئی گھڑی اداس نہیں ہوتی

وہ خوشبو کی طرح میرے ساتھ رہتی ہے
گو وہ میرے آس پاس نہیں ہوتی

نہ جانے وہ کس مٹی کی بنی ہے اصغر
جو بُرے وقت میں بھی اداس نہیں ہوتی

......☆......

لوگوں کے دلوں میں

اپنی زندگی میں ایسا کوئی کام کر جاؤ
لوگوں کے دلوں میں پیدا مقام کر جاؤ

پیارے رب کی مخلوق سے پیار کرو
ہر کسی کے دل میں پیدا احترام کر جاؤ

خدا کے سوا جن کا کوئی سہارا نہیں
اپنی کل پونجی ایسے لوگوں کے نام کر جاؤ

مرنے کے بعد بھی دنیا تمہیں یاد رکھے
خدمت خلق کا کوئی ایسا اہتمام کر جاؤ

جسے سن کر ہر کوئی جھوم اٹھے
سبھی کے نام کوئی پیارا سا پیغام کر جاؤ

......☆......

ایک دن ختم ہو جائے گی زندگانی میری

ایک دن ختم ہو جائے گی زندگانی میری
یہ اشعار رہ جائیں گے نشانی میری

اپنے نام کی طرح ادنیٰ سا شاعر ہوں
دنیا میں کون یاد رکھے گا کہانی میری

ان کی آنکھوں پہ حسد کا چشمہ تھا
اسی لیے ان لوگوں نے قدر نا جانی میری

نئے لوگوں سے میں اس لیے گھل مل نا سکا
ان کی نظروں میں سوچیں تھیں پرانی میری

زیست کے سفر میں کچھ ایسے عظیم انسان ملے
جن اللہ کے بندوں نے اصلی حقیقت پہچانی میری

بُرے وقت میں بھلے دنوں کو یاد کر لیتا ہوں
زیست کی ہر گھڑی گزری ہے سہانی میری

اپنے دشمنوں سے بڑے احترام سے ملتا ہوں
کوئی سمجھ نا لے اسے نادانی میری

میں ناچیز کس بات کا بھلا مان کروں
یہ مختصر سی زندگی بھی ہے فانی میری

......☆......

آپ کو بے پناہ چاہتا ہوں

شیطان لوگوں سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں
اللہ کے نیک بندوں کو اپنے ہمراہ چاہتا ہوں

اس کے سوا اور کچھ نہیں چاہیے مجھے
آپ کی محبت بھری اک نگاہ چاہتا ہوں

تمہارے حُسن نے مجھے دیوانہ بنا رکھا ہے
اپنے اشعار سے تیرے حُسن کی کرنا ثنا چاہتا ہوں

نا تنہائی میں چین نا محفلوں میں سکون
تم سے اپنے مرض کی دوا چاہتا ہوں

خدا کے لیے اصغر کی محبت پہ یقیں کر لو
قسم سے میں تمہیں بے پناہ چاہتا ہوں

......☆......

پریم کی گنگا

لوگوں کے سوئے جذبات جگاتا رہتا ہوں
میں پریم کی گنگا بہاتا رہتا ہوں

شاید میں بھی ایک دن شاعر بن جاؤں
محفلوں میں اپنا کلام سناتا رہتا ہوں

بُرائی کے کاموں سے اجتناب کرتا ہوں
اچھے کاموں میں ہاتھ بٹاتا رہتا ہوں

خدا نے مجھے ایسا ظرف بخشا ہے
دکھ درد میں بھی مسکراتا رہتا ہوں

میرے سخن نے مجھے ضیا بخشی ہے
اب میں چراغ کی طرح جگمگاتا رہتا ہوں

......☆......

انت بھلے کا بھلا

جو انسان فرعون کی طرح مغرور ہوتا ہے
اس کے عروج کو زوال ضرور ہوتا ہے

دولت کے سہارے جو غریب کی حق تلفی کرے
ان کی بد دُعاؤں سے غرور کا بُت چور ہوتا ہے

ہمارے اعتماد کو وہی لوگ ٹھیس پہنچاتے ہیں
جن کی ایمانداری پہ ہمیں بڑا غرور ہوتا ہے

ہم نے زندگی میں جس کسی کو بھی چاہا
وہ دل کے قریب نظروں سے دور ہوتا ہے

کہتے ہیں کر بھلا ہو بھلا انت بھلے کا بھلا
میرا ایمان ہے کہ ایسا ضرور ہوتا ہے

......☆......

انسان اور شیطان

دنیا میں ایسے بھی کچھ انسان ہوتے ہیں
جو بشر کی روپ میں شیطان ہوتے ہیں

جن کا مشغلہ ہے لوگوں کو بدنام کرنا
اس دور کے ایسے بھی مسلمان ہوتے ہیں

ایسے لوگ تو انہیں ایک آنکھ نہیں بھاتے
جو ہر محفل کی جان ہوتے ہیں

نہ جانے ایسے لوگوں کی عاقبت کیا ہوگی
یہ سوچ کر ہم پریشان ہوتے ہیں

دنیا میں کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں
جن کی باتیں سن کر تازہ ایمان ہوتے ہیں

......☆......

خیر خواہ

کچھ لوگ تو سب کے خیر خواہ ہوتے ہیں
اور کچھ حسد سے جل کر تباہ ہوتے ہیں

ان سے کسی کی بھلائی ہو نہیں سکتی
جو لوگ حقیقت میں گمراہ ہوتے ہیں

جھوٹی آن بان کی جو تشہیر کرتے ہیں
سبھی ان کی حقیقت سے آگاہ ہوتے ہیں

وہ کوئی اچھی بات کر ہی نہیں سکتے
جن لوگوں کے دل سیاہ ہوتے ہیں

خدا نے خلوص کی دولت سے نوازہ ہے جنہیں
وہ مفلسی میں بھی شہنشاہ ہوتے ہیں

......☆......

مولا کا سہارا

کسی کے زخموں کو مرہم لگاتا نہیں کوئی
دنیا میں کسی کے کام آتا نہیں کوئی

جس شخص کو مالک دو جہاں ہدایت نہ دے
اسے صراط مستقیم دکھاتا نہیں کوئی

اللہ کسی کو کسی کا محتاج نہ کرے
ایسے کڑے وقت میں پاس آتا نہیں کوئی

یہ دنیا کیوں اتنی ظالم ہو چکی ہے
پوچھتا رہتا ہوں مگر سمجھاتا نہیں کوئی

جس طرح جی رہے ہیں ہم ہی جانتے ہیں
اس طرح تو زندہ رہ پاتا نہیں کوئی

ہمیں تو اپنے مولا کا سہار اہے اصغر
انسان تو کسی کی بگڑی بناتا نہیں کوئی

......☆......

غزل

میرے پیار کی وہ حامی نہیں بھرتا
صاف لفظوں میں انکار بھی نہیں کرتا

میرے ساتھ جھوٹے عہد و پیماں کرکے
مجھے محبت کے رتھ پہ سوار نہیں کرتا

میرے پیار نے اسے پتھر دل بنا دیا ہے
کسی غم میں آنکھوں کو اشکبار نہیں کرتا

اس کی نظر میں یہ محبت کی قینچی ہے
اب وہ کسی بات میں ادھار نہیں کرتا

ہر روز ایک ایس ایم ایس بھیج دیتا ہے
اب پہلے کی طرح بھر مار نہیں کرتا

......☆......

غزل

صُورت اُس کی جانی پہچانی ہے بھائی
لگتا ہے وہ حور کوئی آسمانی ہے بھائی

شاید زِیست کے کسی موڑ پہ وہ مِل جائے
اُسے اپنے دل کی بات بتانی ہے بھائی

غم جیسی انمول شے جس نے بخشی ہے
یہ اُس ہستی کی مہربانی ہے بھائی

کچھ آہیں کچھ نالے اور حسیں یادیں
یہی میری محبت کی کہانی ہے بھائی

اُس کے بھائی میرے خلاف کیا لکھتے ہیں
وہ ان باتوں سے انجانی ہے بھائی

......☆......

غزل

جس دن سے جل گیا ہے آشیاں میرا
نگر نگر بھٹک رہا ہے کارواں میرا

تیرے بنا اب سونا سونا لگتا ہے
یہ چھوٹا سا اک جہان میرا

تیرا پیار پانے کی حسرت ہی رہی
مگر پورا نا ہوا ارمان میرا

ہم نے دل کا دروازہ کھلا رکھا
شاید کسی دن تو آئے بن کے مہمان میرا

مجھے اپنے مقدر پہ کیوں نا ناز ہو
جو تجھ سا حسین ہے قدر دان میرا

......☆......

غزل

دل اُداس ہے آنکھوں میں پانی ہے یارو
کسی پیارے کی دی ہوئی نشانی ہے یارو

شاید زندگی کے کسی موڑ پہ وہ مِل جائے
اُسے اپنے دل کی بات بتانی ہے یارو

تنہا لمحوں میں اُسے یاد کر لیتا ہوں
اِسی لئے میری زیست سہانی ہے یارو

غم جیسی انمول شے جس نے بخشی ہے
یہ اس ہستی کی مہربانی ہے یارو

جس کی چاہت میں ہم دیوانے ہوئے
وہی ظالم اِس بات سے انجانی ہے یارو

......☆......

غزل

سُنا ہے دوستی کے کچھ آداب ہوتے ہیں
اصغر جیسے یار دُنیا میں نایاب ہوتے ہیں

مجھ سے دوستی کر کے اسے بڑا فائدہ ہوا
میری باتوں کے اُس کے پاس جواب ہوتے ہیں

اُس کی تعریف میں جو اشعار لکھتا ہوں
میری نظر میں وہ کالے گلاب ہوتے ہیں

جو انسان عمر بھر محنت کرتے رہتے ہیں
زندگی کی دوڑ میں وہی کامیاب ہوتے ہیں

محبت کی کتاب کو بڑے پیار سے پڑھنا
اس میں عشق حقیقی کے بھی باب ہوتے ہیں

......☆......

غزل

مجھ پہ اُن کے بڑے احسان ہیں
ہم اُن باتوں سے کب انجان ہیں

اپنا جُھوٹ بھی اُنہیں سچ لگتا ہے
اِس لئے تو ہم اُن پہ قربان ہیں

میرے دل میں وہ ایسے رہتے ہیں
جیسے وہ کچھ دِنوں کے مہمان ہیں

میں اپنے مقدر پہ کیوں نا ناز کروں
جو آپ جیسی ہستی میری جان ہے

خوش فہمیوں میں مبتلا رہنے دیجئے ہمیں
یہ نا کہنا اصغر یہ تیرے بے بنیاد گمان ہیں

......☆......

غزل

میری آنکھوں کو وہ سراب دے گیا
اور نیندوں کو وہ خواب دے گیا

مجھے تحفہ بڑا نایاب دے گیا
اپنے سخن کی نئی کتاب دے گیا

اس کی تعریف میں جب غزل کہی
اس کے عوض مجھے گلاب دے گیا

میں نے پوچھا کہ پھر کب ملو گے
اس بات کا نا کوئی جواب دے گیا

اسی سے ملنے کو بے تاب ہے دل
جو اصغر کو ہجر کا عذاب دے گیا

......☆......

غزل

میں اس طرح اسے سلام بھیجتا ہوں
ہر روز ایس ایم ایس اک گمنام بھیجتا ہوں

میرا دل جگر و جان ہے وہ دوست
جسے محبتوں بھرے پیغام بھیجتا ہوں

اپنے اشعار کا اِک گلدستہ بنا کر
میں صرف اسی کے نام بھیجتا ہوں

جس نے مجھے دیوانہ بنا رکھا ہے
اسے اپنی چاہت کے پیغام بھیجتا ہوں

میرے دامن میں ان کے سوا کچھ نہیں
سلامتی کی دعائیں صبح و شام بھیجتا ہوں

......☆......

غزل

ہم تیری جستجو کرتے ہیں یارا
تجھے پانے کی آرزو کرتے ہیں یارا

کوئی اور میری آنکھوں کو جچتا نہیں
تیری ہر اِک ادا پہ ہم مرتے ہیں یارا

تیری یاد جب مجھے ستاتی ہے
پھر ملنے کی دعا کرتے ہیں یارا

کسی کی پیٹھ پیچھے تو کچھ کہتے نہیں
ہم ہر بات رُوبرو کرتے ہیں یارا

تُو نے مجھے دیوانہ بنا رکھا ہے
اب شہر کے لوگ مجھ پہ ہنستے ہیں یارا

......☆......

غزل

لگتا ہے کسی سے دل لگا بیٹھے ہو
اپنا چین و سکون گنوا بیٹھے ہو

کسی کے آنے کا انتظار ہے شاید
جو راہوں میں چراغ جلا بیٹھے ہو

جس کے ہجر میں جان پہ بنی ہے
اسی سے وصل کی امید لگا بیٹھے ہو

آخر اس میں ایسی کیا خاص بات ہے
جس کی خاطر دنیا کو بھلا بیٹھے ہو

یہ دل کی راہوں کو سدا روشن رکھے گی
جو محبت کی شمع جلا بیٹھے ہو

......☆......

غزل

خدا کے لئے اپنا بنا لیجیے مجھے
نہیں تو زندہ دفنا دیجیے مجھے

میں نے بھی جرمِ الفت کیا ہے
کسی دیوار میں چنوا دیجیے مجھے

اپنے پہلو میں پاؤ گے مجھے
سچے دل سے صدا دیجیے مجھے

اگر مجھ سے محبت نہیں رہی
پھر اپنے دل سے بھلا دیجیے مجھے

گر میں تیرا مجرم ہوں جاناں
کڑی سے کڑی سزا دیجیے مجھے

......☆......

غزل

اپنی نظروں کا سلام بھیج دے
کوئی پیارا سا پیغام بھیج دے

جو دل کے تاروں کو چُھو لے
مجھے ایسا کوئی کلام بھیج دے

کئی دنوں سے آس لگائے بیٹھا ہوں
کچھ نا کچھ تو میرے نام بھیج دے

تیری جدائی میں بہت غم سہے ہیں
اب خوشیوں کی کوئی شام بھیج دے

اپنی جان سے بڑھ کر چاہا ہے تجھے
اصغر کی چاہت کا کچھ تو انعام بھیج دے

......☆......

غزل

کسی کے لئے دل میں کینہ نہیں رکھتے
ہم حسد سے بھرا سینہ نہیں رکھتے

گھر تو بڑے احترام کی جگہ ہے
اپنے سخن میں جام و مینا نہیں رکھتے

اعلیٰ ظرف لوگوں سے کرتے ہیں دوستی
ہم تو کوئی یار بھی کمینہ نہیں رکھتے

دنیا والوں سے بہت کچھ سیکھ رہے ہیں
ابھی تک جینے کا کوئی کرینہ نہیں رکھتے

ان لوگوں کا دل ہے کھنڈر کی مانند اصغر
جو اپنے دل میں مدینہ نہیں رکھتے

......☆......

غزل

میری کسی بات کا وہ اعتبار نہیں کرتا
اپنے خیر خواہوں میں مجھے شمار نہیں کرتا

دل ہی دل میں تو چاہتا ہے مجھے
سر عام اس بات کا اظہار نہیں کرتا

نفرت میں ایسا انتہا پسند ہو گیا ہے
بھول کر بھی میانہ روی اختیار نہیں کرتا

مجھے رحم کی بھیک مانگنے کی عادت نہیں
وہ بھی اپنے ظلم میں اختصار نہیں کرتا

دھن دولت والوں پر تو ہر کوئی مرتا ہے
اصغر جیسے غریبوں سے کوئی پیار نہیں کرتا

......☆......

غزل

ایسا ستم میرے یار نہ کرنا
میرے پیار کا انکار نہ کرنا

اپنے دل میں تیرا گھر بنایا ہے
ہوسکے تو اسے مسمار نہ کرنا

میں جہاں بھی ہوں صرف تمہارا ہوں
میری وفا کے بارے سوچ بچار نہ کرنا

تمہارے احسانوں کا قرض چکا نہ پاؤں گا
اپنی وفائیں مجھ پر یوں نثار نہ کرنا

تجھ سے ملنے کے سپنے دیکھتا رہتا ہوں
اپنے دوست اصغر کو کبھی بیدار نہ کرنا

......☆......

غزل

میری آنکھوں میں سرور رہتا ہے
کوئی تو ان میں ضرور رہتا ہے

تصور میں وہ میرے ساتھ ہے
جو نظروں سے دور رہتا ہے

اس نے میرا سکھ چین چھینا ہے
اس بات کا اسے غرور رہتا ہے

میری زندگی میں اندھیروں کا کیا کام
میرے ساتھ اسکی محبت کا نُور رہتا ہے

سستی شہرت کے غلام بھلا کیا جانیں
اصغر گمنامی میں بھی مشہور رہتا ہے

......☆......

غزل

ہم انہی پہ فدا ہیں
جو ہم سے خفا ہیں

جب تمہارا خیال آتا ہے
لگتا ہے میرے دل کی ندا ہیں

میرا درد لا علاج نہیں ہے
اس کی آپ ہی دوا ہیں

میری دنیا میں چلی آؤ جاناں
تمہارے بن ہم بہت تنہا ہیں

دو جسم اک جان ہیں ہم
مگر دنیا کی نظروں میں جدا ہیں

......☆......

غزل

کیا ہے جو وعدہ وفا کروں گا
زندگی بھر ناں تجھ سے جفا کروں گا

شکایت کا کبھی موقعہ نہ دوں گا
میں ایسے محبت کی رسم ادا کروں گا

دل کی رانی بنا کے رکھوں گا تجھے
میں کبھی ناں تجھے خفا کروں گا

ساتھ رکھوں گا اپنی جان کی طرح
ایک پل ناں خود سے جدا کروں گا

میرے پیار کو کبھی آزما کر دیکھنا
دنیا کی ہر شے تجھ پہ فدا کروں گا

......☆......

غزل

پہلے اس سے جان پہچان ہو گی
چند ملاقاتوں میں وہ میری جان ہو گئی

پھر وہ تھی اور اسکی حسیں صورت
جو میری نظموں کا عنوان ہو گئی

میری زیست کی خوشیاں اسے عزیز تھیں
شاید اسی لیے وہ مجھ سے انجان ہو گئی

اب اس کی جدائی ہے اور میری تنہائی
یوں لگتا ہے زندگی ویران ہو گئی

خدا کرے اس کی زندگی میں کوئی غم نہ آئے
جو میری خوشیوں کی خاطر قربان ہو گئی

......☆......

غزل

محبت کا روگ دل کو لگا لیا ہے
کسی کو زیست کا مالک بنا لیا ہے

ایک بار پیار سے دیکھا تھا اس نے
ہم نے اسے آنکھوں میں بسا لیا ہے

اس نے ہم سے زندگی مانگ کر
اس طرح ہمارا پیار آزما لیا ہے

اس کا سچا پیار ملنے کے بعد
یوں لگتا ہے کوئی خزانہ پا لیا ہے

اسے حاصل کرنا میرے لیے ممکن نہیں
یہ کہہ کر اس دل کو سمجھا لیا ہے

......☆......

غزل

کبھی دو تو کبھی چار کرتا ہوں
میں محبت بھری غزلیں تیار کرتا ہوں

دنیا میں میرا کوئی دوست نہیں ہے
اس لئے سبھی سے پیار کرتا ہوں

میرا یار مجھ سے بچھڑ گیا ہے
میں اسے یاد شام و سحر کرتا ہوں

پیار میں کئی بار دھوکے ملے ہیں
نہ جانے یہ خطا کیوں بار بار کرتا ہوں

کون جانے وہ کس حال میں ہوگا
جس کی خاطر آنکھیں اشکبار کرتا ہوں

میرے دل کی ندا اس تک ضرور پہنچے گی
جسے میں یاد بار بار کرتا ہوں

وہ ملے تو اسے فقط اتنا ہی کہنا
میں اسے پیار بے شمار کرتا ہوں

......☆......

غزل

اب تو لب پہ شمیم دُعا نہیں آتی
دریچے کھلے رکھتا ہوں صبا نہیں آتی

خُدا سے مانگ لوں اُسے اسمِ اعظم کے سہارے
مگر کیسے مانگوں مجھے یہ دُعا نہیں آتی

پہلے تو آ جاتی تھی وہ بن بلائے
اب مجھے ملنے وہ بے وفا نہیں آتی

ہر شام جو پُکارا کرتی تھی بام سے
اب کانوں میں اس کی ندا نہیں آتی

میں ریت کے محل بناتا رہتا ہوں اصغر
اب انہیں ڈھانے کو باد صبا نہیں آتی

……☆……

غزل

ہمارے پیار کا تاج محل تیار ہو گیا ہے
مگر محبوب سے ملنا دشوار ہو گیا ہے

میری ہاں میں ہاں ملاتا رہتا ہے
اب وہ پہلے سے ہوشیار ہو گیا ہے

ہم نہ جانے کیسے سنبھل پائیں گے
لگتا ہے عشق کا بخار ہو گیا ہے

اس سے بچھڑ کر جی تو رہا ہوں
اس کے بنا جینا قہر ہو گیا ہے

اشعار کی زبانی ہر بات کہہ سکتا ہے
اب تو اصغر بھی شاعر ہو گیا ہے

......☆......

غزل

زمانے کے ستائے ہوئے ہیں بابا
عشق کی چوٹ کھائے ہوئے ہیں بابا

کسی اجنبی کی چاہت میں کھو کر
ہم نے اپنے بھلائے ہوئے ہیں بابا

یہاں بغض و حسد کے سوا کچھ نہیں
ہم کیسی دنیا میں آئے ہوئے ہیں بابا

کسی کو ہماری محبت کی خبر نا ہو جائے
اس کا پیار زمانے سے چھپائے ہوئے ہیں بابا

مجھے ان کے سوا کچھ نظر نہیں آتا
میری آنکھوں میں وہ سمائے ہوئے ہیں بابا

......☆......

غزل

مقدر پے کوئی بس ہمارا نہیں چلتا
سمندر کے ساتھ کبھی کنارہ نہیں چلتا

محفلوں میں زبانی اقرار ہو جاتے ہیں
اب وہاں کوئی اشارہ نہیں چلتا

ایک ہاتھ لے دوسرے ہاتھ دے
یہاں کوئی کام ادھارہ نہیں چلتا

یہ سب نئے دور کی سوغاتیں ہیں
دوستی میں اب خسارہ نہیں چلتا

اپنی پہچان خود ہی بنانی پڑتی ہے
دنیا میں کسی دوسرے کا سہارہ نہیں چلتا

یہ تو سدا گردش میں ہی رہتا ہے
کون کہتا ہے کہ ہمارے مقدر کا ستارہ نہیں چلتا

......☆......

غزل

میری باتوں کا ملال نہ کر
اس طرح بُرا اپنا حال نہ کر

اگر مجھ سے پیار نہیں رہا
پھر میری سمت خیال نہ کر

خودداری کا تو دامن نہ چھوڑ
مفلسی میں کسی سے سوال نہ کر

حال کو اپنے دھیان میں رکھ
گزرے کل کا خیال نہ کر

یہ خود ہی سنبھل جائے گی
اپنی کیفیت کو تو بے حال نہ کر

......☆......

غزل

شعر و سخن کا یہاں تک جنون پہنچا
آخر بزمِ سخن میں جا کر سکون پہنچا

ہم پہ جب بھی کوئی بُرا وقت آیا
پھر نہ کوئی دوست نہ اُن کا فون پہنچا

عدالت میں غریب کی سنوائی نہ ہوئی
اور امیر کے گھر نہ قانون پہنچا

ہمارے جسم میں ایک بوند نہ رہنے دی
جو حقدار تھے ان تک نہ خون پہنچا

عید سے قبل ہی اصغر کی عید ہو گئی
جب سے آپ کا عید کارڈ مسنون پہنچا

......☆......

غزل

اب خود کو اس طرح سزا دیتا ہوں
خط پہ تیرا نام لکھ کے مٹا دیتا ہوں

میرے اشک جب رکنے کا نام نہیں لیتے
تیرے نام کی اِک محفل سجا دیتا ہوں

یہ الگ بات کہ تیرے دل تک نہ پہنچی
دن میں کئی بار تجھ کو صدا دیتا ہوں

تُو میرے گھر میں شاید کبھی آئے
میں ہر روز پلکیں بچھا دیتا ہوں

خواب میں بھی تجھے دیکھ نہ سکیں
یہ قید اپنی آنکھوں پہ لگا دیتا ہوں

جب سے جانا ہے محبت کا فلسفہ اصغر
تب سے پتھر کو ہیرا بنا دیتا ہوں

......☆......

میرے آخری دیدار کو آئے ہیں

جب بھی کسی سے مراسم بڑھائے ہیں
ہم نے تو دُکھ ہی دُکھ پائے ہیں

جس کسی کو سُنائی ہے روداد اپنی
اسے سُن کر اس نے آنسو ہی بہائے ہیں

بستر مرگ سے اُٹھ اُٹھ کے دیکھ رہا ہوں
کہ شاید وہ میری عیادت کو آئے ہیں

یہ محبت کا کھیل ہی کچھ ایسا ہے
ہم نے تو اس میں زخم ہی کھائے ہیں

ہمارے حال سے وہ کچھ ایسا بے خبر رہا
جس کی خاطر دنیا بھر کے غم اٹھائے ہیں

دوستو اصغر کا چہرہ نہ ڈھانپو آج
شاید وہ میرے آخری دیدار کو آئے ہیں

......☆......

تیری تصویر سے باتیں

سکوں سے میرے دن کٹتے ہیں نہ راتیں
دن رات کرتا ہوں تیری تصویر سے باتیں

اب تو ہر رشتے میں خود غرضی شامل ہے
نہ پہلے سی وہ مروتیں ہیں نہ ہی چاہتیں

پہلے کسی گلی محلے میں نظر آجاتے تھے
اب شاپنگ سینٹر میں بھی ہوتی نہیں ملاقاتیں

میرا دل توڑنے والے آج اداس بیٹھے ہیں
ہم کو تو ان سے نہ شکوے ہیں نہ شکایتیں

کبھی ہر روز فون کرتے تھے اصغر کو
اب نہ جانے کہاں گئیں وہ پیار بھری سوغاتیں

......☆......

اپنی چاہت

اپنی چاہت ایسے لوگوں پہ قربان کیوں کریں
مفاد پرست لوگوں پہ دوستی کا گمان کیوں کریں

جو دوست بناتا ہوں رقیبوں سے جا ملتا ہے
ایسے لوگوں کو ہم اپنا رازداں کیوں کریں

کیا وہ مجھے یوں ہی چاہتی رہے گی
یہ سوچ کر ہم خود کو پریشان کیوں کریں

جس نے آج تک میری محبت کا اقرار نہیں کیا
پھر اس سے ملنے کا ارمان کیوں کریں

کسی کے پیار نے چین وسکون لوٹ لیا اصغر
اب کسی اور سے محبت کا پیمان کیوں کریں

......☆......

میں ہو گیا ہوں دیوانہ آپ کا

کتنا حسیں و دلکش انداز ہے جانِ جاناں آپ کا
مبارک ہو میرے دل کی سونی محفل میں آنا آپ کا

یوں لگتا ہے کہ ایک دن ہمیں لے ڈوبے گا
یہ سیدھا سادہ سا انداز شاعرانہ آپ کا

ایک محفل میں آپ کا خوبصورت کلام کیا سُنا
اس دِن سے میں ہوگیا ہوں دیوانہ آپ کا

میری دُعا ہے کہ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ
دیکھنا جلد ہی گرویدہ ہو جائے گا زمانہ آپ کا

سدا اپنے اشعار کی خوشبو بکھیرتے رہنا
اسی طرح لگا رہے ادبی محفلوں میں آنا جانا آپ کا

......☆......

آپ کے نام

تم پیار سے روٹھتے رہنا مناتے رہیں گے ہم
زندگی بھر اسی طرح تمہیں چاہتے رہیں گے ہم

رانی بنا کے رکھیں گے تجھے دل کی سلطنت میں
شاہ کی طرح تیرے ناز اٹھاتے رہیں گے ہم

بنا لیں گے اپنی زندگی کا ہم سفر تمہیں
پھر رات دن تم سے پیار جتاتے رہیں گے ہم

ہم دونوں میں پیار بھلا کیسے کم ہوگا
ہر روز اپنی محبت کی کہانی دھراتے رہیں گے ہم

جب بھی تجھ کو اداس پائے گا تیرا اصغر
اپنی باتوں سے تجھے ہنساتے رہیں گے ہم

......☆......

ہنسی کے پردے میں

یہ جو ہر بزم میں نمکین غزلیں سناتے ہو
ہنسی کے پردے میں کس کا غم چھپاتے ہو

یہ رومانی نظمیں کس کی نذر کرتے ہو
اس کا نام لینے سے کیوں ڈرتے ہو

شاید تمہیں ڈر ہے وہ بدنام نہ ہو جائے
دوسرے دن تمہیں کھری کھری نہ سنائے

بتا دے کون ہے جو تیرے دل میں رہتا ہے
جس کی جدائی میں تُو اتنے غم سہتا ہے

بتا کون ہے وہ اسے تیرے سامنے بٹھا دیں
ہم وہ دوست ہیں جو دوستی نبھا دیں

......☆......

میرا پھول جیسا یار

سوچتا ہوں کہ اس کا مجھ سے کیا ناطہ ہے
جو آنکھوں سے دُور ہو کر بھی مجھے لبھاتا ہے

اس کا انداز اور لوگوں سے بڑا منفرد ہے
وہ اپنی ہر بات نظموں کی زبانی سناتا ہے

میں تو اسے دن میں کئی بار یاد کرتا ہوں
مگر اس کا نہ فون نہ کوئی خط آتا ہے

کیا کیا ارمان دنیا میں لے کر آتے ہیں سبھی
مگر ہر انسان قسمت کے آگے ہار جاتا ہے

کاش کوئی میرے کنول جیسے یار سے کہہ دے
کہ اصغر اسے دل ہی دل میں کتنا چاہتا ہے

......☆......

تیرا تصور

تیرے تصور سے رنگین میری ہر شام بہت ہے
اسی لئے میرے دل میں تیرا احترام بہت ہے

تم سے اپنی محبت کا اظہار کرنے کے بعد
میرے بے چین دل کو اب آرام بہت ہے

ہم وہ نہیں جنہیں سکوں ملتا ہے میخانے میں
میرے لئے تیری نظروں کا اک جام بہت ہے

تیرے سوا اور بھی دوست ہیں دُنیا میں
ان سب سے اعلیٰ تیرا مقام بہت ہے

ہم لوگ نہیں دُنیا سے ڈرنے والے اصغر
گو دورِ حاضر کی محبت بدنام بہت ہے

......☆......

تُو میرے پاس ہے

دن رات تجھے یاد کیے جا رہا ہوں
تجھ سے ملنے کی آس پہ جیے جا رہا ہوں

میری یاد تمہیں بھی تو آتی ہو گی
مجھے پیار کرنے والے تجھے دُعائیں دیے جا رہا ہوں

تمہیں میرے حوصلے کی داد دینی ہو گی
جو تم بن بھی جیے جا رہا ہوں

تنہائی میں تیری صدائیں کانوں میں جب رس گھولیں
پھر تجھے ملنے کی دُعائیں کیے جا رہا ہوں

تیری یہی بات مجھے زندہ رکھے ہے دوست
تو میرے پاس ہے یہی قیاس کیے جا رہا ہوں

......☆......

محبت کے دعوے

تیری بزم میں ہم اس بہانے آئے ہیں
پرانے زخم بھر گئے نئے زخم کھانے آئے ہیں

اپنے درد بھرے اشعار کا سہارا لے کر
تیرے پتھر دل میں جگہ پانے آئے ہیں

اسی محفل میں ٹوٹا تھا میرے دل کا آئینہ
اجازت ہو تو کرچیاں اُٹھانے آئے ہیں

محبت کے دعوے تو بہت کرتے ہو ہم سے
آج تمہاری محبت کو آزمانے آئے ہیں

تم سے کوئی گلہ نہ شکوہ نہ شکایت
ہم تو دوستی کا فرض نبھانے آئے ہیں

تم کیا جانو کتنے بے تاب تھے ہم
حالِ دل سُنا کر ہوش ٹھکانے آئے ہیں

......☆......

ملنے چلے آؤ

جو بھی میرا ہے وہ تیرا ہے سب
میری جان بتاؤ کیا ارادہ ہے اَب

نہ جانے کیوں مجھ سے خفا ہو
مجھے بتادو اس بات کا سبب

چھ دن تو فون تک نہیں کرتے
اس کے لئے مخصوص ہے اتوار کی شب

اپنے چاہنے والوں کو اتنا بھی نہ ستاؤ
کہ پھر ہمیں رہے نہ تمہاری طلب

ابھی بھی وقت ہے ملنے چلے آؤ
انتظار میں ہم ہو نہ جائیں جاں بہ لب

......☆......

جب جان پہ بنی ہو

آپ کی یہ محفل تو ہے دل والوں کی
ہم کیوں لے بیٹھیں بات دل کے چھالوں کی

آج انہیں دو قدم چلنا بھی محال لگتا ہے
جن کی چال میں پھرتی تھی غزالوں کی

اس کی محبت سے روشن ہے میرا جیون
اب مجھے کوئی حاجت نہیں اُجالوں کی

زر والوں کی ایک آواز پہ آجاتی ہے ساری دُنیا
کوئی پوچھتا نہیں عافیت ہم خستہ حالوں کی

جب انسان کی اپنی جان پہ بنی ہو اصغر
پھر اسے اچھی نہیں لگتیں باتیں زہرہ جمالوں کی

......☆......

کون ہے تُو

کوئی جو پوچھتا ہے کہ میری کون ہے تُو
بے ساختہ کہہ اُٹھتا ہوں میری جان و روح

تیرے سوا کوئی نہیں میری سوچ کا مرکز
میرے دل نے جسے چاہا وہ ہے تُو ہی تُو

تجھ سے بات کرنے کو دل بے تاب رہتا ہے
ایک بار تجھے ملنے کی ہے میری آرزو

فون پہ جب بھی تجھ سے بات ہوتی ہے
یُوں لگتا ہے کسی پری سے ہوئی ہے گفتگو

میرے دل کی فقط یہی آخری خواہش ہے
اصغر کو تیرے سوا کسی اور کی نہیں جستجو

......☆......

دِل کی بات

اپنے دل کی بات کسی کو بتائی نہیں جاتی
دیکھے بنا کسی کی تصویر بنائی نہیں جاتی

جس بزم میں سخن شناس نہ ہوں
اس محفل میں شاعری سنائی نہیں جاتی

جس کا انداز سب سے جُدا ہے
اس کی مورت آنکھوں سے ہٹائی نہیں جاتی

تجھ سے ملے ہیں سدا غم ہمیں
اس طرح سے یاری نبھائی نہیں جاتی

جس کی باتوں میں محبت کی مٹھاس نہ ہو
وہ صورت من میں بسائی نہیں جاتی

......☆......

خُدا تو سُن لیتا ہے دُعا میری

خُدا تو سُن لیتا ہے ہر دُعا میری
پتھر کے صنم نہیں سُنتے صدا میری

میرے یار کا کوئی سندیس لاتی ہی نہیں
کیوں دشمن ہوئی جاتی ہے بادِ صبا میری

تیری عدالت میں کھڑا ہوں مجرم کی طرح
تُو فیصلہ سُنا کہ کیا ہے سزا میری

اس نے میری صداقت کو فریب جانا
جس نے جفا سمجھی ہے وفا میری

بڑا ضدی ہے وہ اسے مناؤں کیسے
غصے میں وہ سُنتا ہی نہیں التجا میری

وہ اب مجھ سے خفا خفا سا رہتا ہے
مجھے سمجھاتا بھی نہیں ہے خطا میری

اب تو میرے نام کی مالا جپتا ہے
نہ جانے اسے بھا گئی ہے کون سی ادا میری

تیری زندگی خوشیوں بھری ہو
دیکھنا رنگ لائے گی یہ دُعا میری

......☆......

محبت کی بازی

جن لوگوں کے دل میں چھالے ہوتے ہیں
انہوں نے محبت کے روگ پالے ہوتے ہیں

یہ ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہے
وہی آتے ہیں میداں میں جو دل والے ہوتے ہیں

محبت کے کھیل میں جان بھی جا سکتی ہے
وہی کھیلتے ہیں یہ بازی جو جیالے ہوتے ہیں

کسی قاہر میں تو اتنا حوصلہ ہی نہیں ہے
ایسے عظیم کام جو کرتے ہیں وہ ہمت والے ہوتے ہیں

جن کی محبت میں کوئی کیدو نہیں ہوتا
ایسے عاشق بُرے نصیبوں والے ہوتے ہیں

جو کسی کی چاہ میں کھو جاتے ہیں اصغر
اِن کے دِن رات غموں کے حوالے ہوتے ہیں

......☆......

ایسا کام انسان نہیں کرتا

اَب کوئی کسی پہ احسان نہیں کرتا
کسی کی خاطر قربان اپنی جان نہیں کرتا

دُنیا میں ایک دن اَمن قائم ہو گا
کوئی اَب یہ گُمان نہیں کرتا

ایک بار جو یہاں آجاتا ہے
دوبارہ آنے کا ارمان نہیں کرتا

جتنا انسان تباہی کر رہا ہے
اس طرح تو شیطان نہیں کرتا

جو آدم زاد کا خون بہاتے رہیں
ایسے کام تو کوئی انسان نہیں کرتا

......☆......

اینٹ کا جواب

قانون قاعدے سے باہر بات کرتا نہیں ہوں
اپنا حق مانگنے سے میں ڈرتا نہیں ہوں

دشمنوں کو اینٹ کا جواب پتھر سے دیتا ہوں
خاموش بیٹھ کر آہیں بھرتا نہیں ہوں

تہذیب کو ملحوظ خاطر رکھتا ہوں باتوں میں
میں اپنی حد سے آگے کبھی بڑھتا نہیں ہوں

ہر بُری بات پہ میں خاموشی اختیار کر لوں
میں اس فلسفے پہ عمل کرتا نہیں ہوں

انسان کی عزت و ذلت اللہ کے ہاتھ ہے
کسی کی شان میں قصیدے پڑھتا نہیں ہوں

......☆......

شیطان کے چیلے

ہم تو ایسا کام کر نہیں سکتے انجانے سے
کئی لوگوں کو سکوں ملتا ہے دل دکھانے سے

خدا ایسے لوگوں کو کبھی ہدایت نہیں دیتا
جن کا مطلب ہوتا ہے انسانوں کو ستانے سے

کچھ لوگ تو مَر کر بھی اَمر ہو جاتے ہیں
مگر بُرے لوگوں کا نام مِٹ جاتا ہے زمانے سے

جن کا مشغلہ ہو ہر کسی کی دل آزاری کرنا
انہیں آخرت میں کچھ نا ملے گا اللہ کے خزانے سے

ان شیطان کے چیلوں سے خُدا محفوظ رکھے
جن کو غرض ہے سستی شہرت کمانے سے

......☆......

مہتاب جیسا چہرہ

کیا کہوں میرا انتخاب کیسا ہے
اس کا چہرہ مہتاب جیسا ہے

جب وہ رُوٹھ جاتا ہے مجھ سے
پھر ہر لمحہ لگتا عذاب جیسا ہے

میں جب بھی دیکھ لوں اسے
میرے لئے وہ پل خواب جیسا ہے

اس سے ایک گھڑی کا بچھڑنا
وہ سمے ہوتا عتاب جیسا ہے

مجھے اس کو پڑھنے کی کیا حاجت
میرے لیے وہ کھلی کتاب جیسا ہے

......☆......

موت تیری بانہوں میں آئے

خُدا کرے کہ کچھ اثر میری دُعاؤں میں آئے
جو موت بھی آئے تو تیری بانہوں میں آئے

جو رہنما بنے تھے زیست کے سفر میں
وہی ہم سفر چھوڑ کر راہوں میں آئے

تیرے سوا دُنیا میں کوئی اپنا نہ تھا
اسی لئے تو ہم تیری پناہوں میں آئے

ہم تو وفا کے پتلے بنے رہے تمام عمر
کہیں ہمارا نام نہ بے وفاؤں میں آئے

جو کوئی بھی دیکھے ہے میری جانب
اسے تیری تصویر میری آنکھوں میں نظر آئے

ہر پل تجھے میرا دل یاد کرتا ہے جاناں
تیرے نام کی صدا اس کی دھڑکنوں میں آئے

......☆......

ادبی حلقوں میں بھی

اب تو ادبی حلقوں میں بھی گروہ بندیاں ہیں
میں بھلا کیا کہوں مجھ پہ بھی پابندیاں ہیں

ایسے لوگ اُردو ادب کو کیا فروغ دیں گے
جن کے دلوں میں اوروں کے لئے ناپسندیاں ہیں

جو اپنے سوا دوسروں کو تسلیم نہ کریں
کیا اُن کی خودی کی یہی بُلندیاں ہیں

باذوق لوگوں کی بڑی قدر تھی میرے دل میں
اب جانا کے اُن میں بھی شرپسندیاں ہیں

کبھی ملیں شاعر مشرق تو پوچھنا ان سے
کیا آپ کے چاہنے والوں کی یہی خردمندیاں ہیں

……☆……

کچھ ذہنی بیمار ملے ہیں

دُنیا میں کچھ ایسے ہمیں یار ملے ہیں
جنہیں آسماں سے اونچے کردار ملے ہیں

کئی لوگ ہمارے دل میں جگہ پا نہ سکے
یوں سخن ور تو بے شمار ملے ہیں

جنہیں اپنے سوا دوسرا نظر نہیں آتا
ایسے بھی کچھ ذہنی بیمار ملے ہیں

جو دل میں بغض نہ رکھتے ہوں
بہت کم ایسے صاحب کردار ملے ہیں

یہ سبھی شعر اصغر کے اپنے ہیں دوستو
یہ نہ سمجھنا کہیں سے اُدھار ملے ہیں

......☆......

ہم کسی کی بُرائی نہیں کرتے

ہم لوگ تو کسی کی بُرائی نہیں کرتے
وہ پھر بھی ہماری حوصلہ افزائی نہیں کرتے

انہیں ڈر ہے ہم ان کے مقابل نہ آ جائیں
اسی لئے وہ ہماری پذیرائی نہیں کرتے

خوشیاں بانٹنا کام ہے اچھے انسانوں کا
نہ جانے کیوں لوگ یہ بھلائی نہیں کرتے

محبت کرنے والوں کا بڑا احترام کرتے ہیں
ہم کسی سے کج ادائی نہیں کرتے

جو لوگ اپنے سوا دوسروں کو کم تر سمجھیں
اس بزم میں ہم سخن آرائی نہیں کرتے

……☆……

صاحبِ دیوان

کچھ ایسے بھی صاحبِ دیوان ہوتے ہیں
جن کے سُخن کے سر پیر نہ کان ہوتے ہیں

جب اُن کے سُخن کو شہرت نہیں ملتی
پھر دن رات وہ پریشان ہوتے ہیں

خود نمائی کا بھوت ذہن پہ طاری ہوتا ہے
وہ خود ہی اپنے قدر دان ہوتے ہیں

ایسے بھی لوگ ہماری نظر سے گزرے ہیں
جو ظاہر میں پارسا اندر سے شیطان ہوتے ہیں

جو کسی انسان کو خوشی دے نہیں سکتے اصغر
وہی لوگ میرے سُخن کا عنوان ہوتے ہیں

......☆......

پونڈ کے چار ملے ہیں

ایسے بھی سُخن کے ٹھیکیدار ملے ہیں
اچھے نہ جن کے کردار ملے ہیں

جنہیں اپنے سوا کچھ نظر نہیں آتا
ہمیں ایسے بھی کچھ فنکار ملے ہیں

سوچا تھا ہم کچھ سیکھیں گے ان سے
وہ تو اپنے ہی پرستار ملے ہیں

زندہ دل بہت کم دیکھے ہم نے
زندگی میں لوگ تو بے شمار ملے ہیں

خریدے ہیں کچھ لوگوں کے دیوان ہم نے
جو کہ ایک پونڈ کے چار ملے ہیں

......☆......

ہر کرسی اُدھاری ہے

یہاں ہر کسی کی کرسی اُدھاری ہے
آج تم ہو تو کل کسی اور کی باری ہے

ابھی تو لوٹے ہیں تیری چاپلوسی کے لئے
اسی لئے تجھے شہرت کی خماری ہے

طاقت پہ غرور کرنے سے پہلے سوچ لینا
یہ دنیا تو چڑھتے سورج کی پجاری ہے

جانے کے بعد کوئی کسی کو یاد نہیں کرتا
اس بات کو جانتی یہ دُنیا ساری ہے

میری باتیں اس لئے انہیں بری لگتی ہیں
کہ ان کے ذہن پہ غرور کا نشہ طاری ہے

یہاں بڑے بڑے فرعون آ کر چل دیے
پھر سوچو کہ کیا اوقات تمہاری ہے

......☆......

آج ہم سے خفا کیوں

آج ہم سے خفا کیوں میرے حضور ہو
کوئی شکایت ہے یا عادت سے مجبور ہو

میرے خیالوں میں تم میرے پاس ہوتے ہو
مگر حقیقت میں مجھ سے بہت دُور ہو

تمہارے پیار میں ہم تو ہوئے رُسوا
میرے پیار کی بدولت تم مشہور ہو

اب تم سے مراسم نہ سہی تو کیا
پھر بھی میرے دل کا تم سرور ہو

سُنا ہے پچھتا رہے ہو مجھے کھو کر
اب اصغر کی طرح رہتے بڑے رنجور ہو

......☆......

کیسی دُنیا میں آئے ہوئے ہیں

ہم لوگ کیسی دُنیا میں آئے ہوئے ہیں
ہر کسی کے ہاتھوں ستائے ہوئے ہیں

غم میں بھی مسکرانا عادت ہے اپنی
سینے میں بڑے غم چھپائے ہوئے ہیں

ہمیں قہر بھری نظروں سے نہ دیکھو
یہ حربے ہمارے سکھائے ہوئے ہیں

میرے پیار کی بدولت جو کھلے رہتے تھے
سنا ہے اب وہ پھول مرجھائے ہوئے ہیں

جو پل بھر دور نہ رہتے تھے اصغر
آج ہمارے لئے پرائے ہوئے ہیں

......☆......

دِل کے زخم

ہو کسی کو دل کے زخم دکھایا نہ کرو
مگر اس دوست سے کچھ چھپایا نہ کرو

پلکوں کے پیچھے آنسو چھپایا نہ کرو
یُوں ہمارے دل میں درد جگایا نہ کرو

دشمنوں کے طعنے تو سہ سکتے ہیں
تم ہم پہ الفاظ کے تیر چلایا نہ کرو

تم چلے جاتے ہو تو مجھے نیند نہیں آتی
ہو سکے تو میرے خوابوں میں آیا نہ کرو

سُنا ہے غم بانٹنے سے کم ہوتا ہے
مگر رقیبوں کو اپنا حالِ دل سنایا نہ کرو

جو لوگ وفا کے معنی نہ جانیں
ایسے کم ظرفوں کو جام وفا پلایا نہ کرو

مقدر پر کسی کا زور نہیں ہے
کسی غیر کے آگے دامن پھیلایا نہ کرو

......☆......

ہماری محبت صدیاں پرانی ہے

یُوں لگتا ہے ہماری محبت کی صدیاں پرانی ہے
اب فقط تو ہی میرے سپنوں کی رانی ہے

میری زیست میں تو غم ہی غم ہیں جاناں
مگر تیرے لئے خوشیوں بھری دُنیا بسانی ہے

میرے دل میں اب کوئی نہیں تیرے سوا
آج دل کی زبانی یہ بات تجھے بتانی ہے

جانِ جاں ایک بار کبھی ملو تو جانیں
کہ کیا روداد تم نے ہمیں سُنانی ہے

اپنی تو یہی آرزو رہی عمر بھر اصغر
کاش کوئی کہے کہ تو میرا دل جانی ہے

……☆……

اک بار جو ملتا ہے

اک بار جو ملتا ہے وہ دوبارہ نہیں ملتا
اتنی بڑی دُنیا میں کوئی ہمارا نہیں ملتا

کس کو بنائیں ہم سفر زندگی کے سفر میں
ہم کو تو کہیں سے اشارہ نہیں ملتا

بہت لوگ ملے ہیں ہم کو سفر میں
مگر کوئی بھی جان سے پیارا نہیں ملتا

ایسی پھنسی ہے غم کے بھنور میں کشتی
پریشاں ہیں اس قدر کہ کنارہ نہیں ملتا

مدت کے بعد آئے ہیں تیری گلی میں اصغر
اب کس سے پوچھیں کہ گھر تمہارا نہیں ملتا

......☆......

ختم رات ہو جاتی ہے

فون پہ جب اس سے بات ہو جاتی ہے
میری زیست کی وہ یادگار ساعت ہو جاتی ہے

مال و زر کا جن کو سہارا نہیں ہوتا
ان کی بھی تو گزر اوقات ہو جاتی ہے

کئی بار تو انسان ایک خوشی کو ترسا ہے
کبھی کبھی مسرتوں کی بہتات ہو جاتی ہے

ہم کیا کیا ارمان لے کر دنیا میں آتے ہیں
مگر زندگی نذر حالات ہو جاتی ہے

میں اس کے خیالوں میں کھویا رہتا ہوں
پتہ نہیں چلتا اور ختم رات ہو جاتی ہے

اس کی یاد آتے ہی نہ جانے کیوں
آنکھوں سے آنسوؤں کی برسات ہو جاتی ہے

حقیقت میں تو اس سے ملنا محال ہے
ہاں رات کو خوابوں میں ملاقات ہو جاتی ہے

......☆......

دولت کا خواب

وہ اپنی آنکھوں میں دولت کا خواب رکھتے ہیں
ہم اپنی آنکھوں میں آنسوؤں کا سیلاب رکھتے ہیں

اپنے دل کی کتاب میں اور تو کچھ بھی نہیں
مگر تیری یادوں کا اک باب رکھتے ہیں

اس کی محبت میں کیا کھویا کیا پایا
ایسی باتوں کا کب حساب رکھتے ہیں

ہمارے دشمنوں کا تو کوئی معیار نہیں
مگر دوست سبھی لا جواب رکھتے ہیں

ہم تو آپ کے پرانے چاہنے والے ہیں
اصغر سے عداوت کیوں جناب رکھتے ہیں

......☆......

ناؤ کاغذ کی چلتی نہیں

ناؤ کاغذ کی چلتی نہیں
چور کے گھر بتی جلتی نہیں

گھنٹوں اُس کی تصویر دیکھ کر
آنکھیں اسے تکتے ہوئے تھکتی نہیں

سارا دن اس سے باتیں کرتے کرتے
پھر بھی من کی پیاس بجھتی نہیں

جب سے مجھ سے رُوٹھا ہے وہ
اُس دن سے فون کی گھنٹی بجتی نہیں

اپنی محبت کا یقین دلاتا رہتا ہوں اسے
اُس کے سامنے میری کوئی بات چلتی نہیں

......☆......

خزاں کے دن

میرے اشعار جب آپ کو سمجھ آنے لگیں گے
پھر آپ بھی میری طرح آنسو بہانے لگیں گے

انہیں ساتھ رکھو گے گر کسی دوست کی طرح پھر
خزاں کے دن بھی سہانے لگیں گے

انہیں اپنے دل سے گر دور رکھو گے
تو پرانے پھولوں کی طرح مرجھانے لگیں گے

ہم جیسے دوست خوش نصیبوں کو ملتے ہیں
اصغر جیسے لوگ ڈھونڈنے میں زمانے لگیں گے

دل کی گہرائیوں سے جو پڑھو گے انہیں
اصغر کا دعویٰ ہے پھر یہ کبھی نہ پرانے لگیں گے

......☆......

آپ میری کیا ہیں

ہم تو آپ کے یار با وفا ہیں
اتنا بتا دیجیے آپ میری کیا ہیں

دوستوں کے لئے تو جان حاضر ہے
دشمنوں کے لئے کڑوی دوا ہیں

ہمارا نام تو چھوٹا سا ہے
مگر دل کے ہم شہنشاہ ہیں

میری زیست میں غم ہی غم تھے
یہ مسکراہٹیں آپ کی عطا ہیں

کاش آپ سدا کے لئے میری ہو جائیں
اب رات دن کرتے یہی دُعا ہیں

ہمیں ایک بار آزما کے تو دیکھئے
یہ نہ سمجھنا کہ ہم بے وفا ہیں

آپ کے انتظار میں دل بے قرار ہے
میرے پاس چلی آؤ اتنی التجا ہے

......☆......

خیال نہ کر

اس ظالم کا خیال نہ کر
رو رو کے بُرا حال نہ کر

خلوص و مروّت کو آئین بنا
مفاد کی خاطر کسی کو استعمال نہ کر

زندگی بھر خود داری کا دامن نہ چھوڑ
مفلسی میں بھی کبھی سوال نہ کر

دورِ حاضر کو اپنے دھیان میں رکھ
گزرے کل کا ملال نہ کر

ہر کسی سے مسکرا کر ملا کر
کسی کے جذبات کو پامال نہ کر

......☆......

اپنے دُکھوں کو میرے ساتھ

وہ مجھے دوست جانتا ہی نہیں ہے
میری کوئی بات مانتا ہی نہیں ہے

ہر غم کو سینے میں چھپائے رکھتا ہے
اپنے دُکھوں کو میرے ساتھ بانٹتا ہی نہیں ہے

نہ جانے مجھ سے کیا خطا ہوئی ہے
اب فون کروں تو بولتا ہی نہیں ہے

راستے میں اگر مل بھی جائے
یُوں دیکھتا ہے جیسے جانتا ہی نہیں ہے

خودداری شامل ہے اصغر کی فطرت میں
یہ کسی کے در کی خاک چھانتا ہی نہیں ہے

......☆......

بُرائی کی جانب

بُرائی کی جانب جس کا دھیان نہیں ہوتا
ایسا شخص کبھی بُرا انسان نہیں ہوتا

وہ کسی کے بارے بُرا سوچ نہیں سکتا
جس کے من میں شیطان نہیں ہوتا

جعلی پیروں کے فریب میں وہی آتے ہیں
جن کا اپنے اللہ پر پختہ ایمان نہیں ہوتا

جو سچے دل سے اپنے مولا سے لو لگا لے
وہ انسان زندگی بھر پریشان نہیں ہوتا

شام و سحر جہاں اللہ کا ذکر ہوتا رہے
اس گھر میں داخل شیطان نہیں ہوتا

......☆......

جُدائی

دیکھ تیرے پیار نے میری کیا حالت بنائی ہے
کوئی کہتا ہے دیوانہ کوئی کہتا سودائی ہے

میں تو شام و سحر تجھ کو صدا دیتا ہوں
کیا تیری سماعتوں سے میری ندا کبھی ٹکرائی ہے

دل میں تیری یادوں کا میلہ لگا رہتا ہے
ورنہ میری زیست میں تنہائی ہی تنہائی ہے

کھاتا ہوں نہ پیتا ہوں نہ مرتا ہوں نہ جیتا ہوں
تیری جدائی نے میری یہ حالت بنائی ہے

دن رات تیرے تصور میں کھوئے رہنا
اصغر نے تو اب یہ روش اپنائی ہے

......☆......

جس کا میرے دل میں بسیرا تھا

وہی تنہا چھوڑ گیا جس کا میرے دل میں بسیرا تھا
ہم جسے اپنا سمجھ بیٹھے وہ تو کوئی لٹیرا تھا

وہ مجھ سے بچھڑ گیا دُنیا کی بھیڑ میں
جس کا دعوٰی تھا کہ وہ صرف میرا تھا

نہ جانے وہ آج تک لوٹ کر کیوں نہیں آیا
ایسا لگتا ہے کہ اس کا جوگی والا پھیرا تھا

وہ سدا خوش رہے جس نے مجھے ضیاء بخشی
ورنہ میری زیست میں اندھیرا ہی اندھیرا تھا

وہ اُڑ گیا ہوا میں کسی خوشبو کی طرح
اے دل جس پہ تجھے ناز تھا کہ وہ تیرا تھا

......☆......

تیرے سوا زندگی میں کچھ نہیں

میں سچے دل سے یہ بات کہتا ہوں
دُنیا کی ہر شے سے تمہیں زیادہ چاہتا ہوں

میں نے تجھے سرابوں میں دیکھا ہے
کئی بار خوابوں میں دیکھا ہے

چین ملتا نہیں دن کو نہ آرام شب کو
تنہائی میں یاد کر لیتا ہوں اپنے رب کو

جب بھی نیا دن آتا ہے
میرے لئے کوئی اچھی خبر نہ لاتا ہے

تمہارے بنا زندگی تنہا ہے
تُم سے دُوری میرے لئے سزا ہے

تیرے سوا زندگی میں کچھ نہیں
تیری جُدائی سے بڑا کوئی دُکھ نہیں

خُدا کے لئے مجھے اور نہ تڑپاؤ
جتنا جلد ہو سکے میرے پاس چلے آؤ

......☆......

حسیں صُورت

اک حسیں صُورت کو دل کا آزار بنا لیا ہے
ہم نے خود کو تمہارا بیمار بنا لیا ہے

تمہاری یادیں دل سے جانے کا نام نہ لیتی تھیں
دل کے کونے میں اک مزار بنا لیا ہے

میری زندگی اب تیرے ہاتھ ہے جاناں
تجھے اپنی زیست کا مختار بنا لیا ہے

تیری اُلفت کا دَم بھرنے کے بعد
اپنے شب و روز کو دُشوار بنا لیا ہے

تُم نے میری محبت کا اقرار کر کے
میری حیات کے شراروں کو گلزار بنا لیا ہے

......☆......

انتظار

ہم جن پر جاں نثار کرتے رہے
وہی پیار کا بیوپار کرتے رہے

ہم نے تو ان کی ہر بات مانی
وہ ہم سے تکرار کرتے رہے

وہ میرے پیار کو کھیل سمجھتے رہے
ہم سچے دل سے انہیں پیار کرتے رہے

کچھ لوگ تو دُنیا کو لُوٹتے رہے
ہم ایمانداری سے کاروبار کرتے رہے

آخری دم بھی وہ آ نہ سکے
ہم پلکیں بچھائے جن کا انتظار کرتے رہے

......☆......

خط

جب تجھے خط لکھتا ہوں تو میرا قلم بھی روتا ہے
سچ کہنا کیا تمہارے ساتھ بھی ایسا ہی ہوتا ہے

یہاں پردیس میں تیری یاد ہی میرا سہارا ہے
سوچتا ہوں سات سمندر پار نا جانے کیا حال تمہارا ہے

میں تمہاری ہمت کو سلام کرتا ہوں جاناں
تمہارا بے حد احترام کرتا ہوں

سُنا ہے شہر میں چور بازاری ہے غنڈہ گردی ہے
ہر طرف ڈاکہ زنی ہے دہشت گردی ہے

جینا مشکل ہے پھر بھی جی رہا ہوں
جُدائی کا کڑوا زہر پی رہا ہوں

جلد اپنا ملن ہو یہی دُعا کرتا رہتا ہوں
ہم کہیں بچھڑ نا جائیں اس بات سے ڈرتا رہتا ہوں

......☆......

کسی کو دل دینا بڑی نادانی ہے

میری شاعری کچھ نمکین کچھ زعفرانی ہے
تھوڑی مذہبی اور زیادہ تر رُومانی ہے

جب کبھی مشکل وقت آن پڑا ہم پر
تب ہم نے سب کی صورت پہچانی ہے

لوگ امانت کو سنبھال کر نہیں رکھتے
یہاں کسی کو دل دینا بڑی نادانی ہے

ہر کوئی مال و زر کے چکر میں اُلجھا ہوا ہے
یہ جانتے ہوئے بھی کہ دُنیا فانی ہے

اس بے وفا زندگی کا کیا بھروسہ اصغر
جب سانس رُکی تو ختم کہانی ہے

......☆......

محبت بانٹتا ہوں

اُس کی یاد سے اپنی صبح و شام کرتا ہوں
جو بھی لکھتا ہوں اُسی کے نام کرتا ہوں

اب تو بادِ صبا سے تیرا پتہ پوچھتا رہتا ہوں
شب بھر تیری تصویر سے کلام کرتا ہوں

مجھ سے تیری محبت بُھلائے بھی نہیں بُھولتی
دُنیا میں محبت بانٹتا ہوں اب یہی کام کرتا ہوں

کون کہتا ہے کہ مجھے تُم سے اُلفت نہیں رہی
تُم میری ہو آج اس بات کا اقرار سرعام کرتا ہوں

تیری جُدائی کا غم ہی اب اصغر کا ساتھی ہے
آخری سلام کے ساتھ اختتامِ کلام کرتا ہوں

......☆......

وہ رو پڑا

میں نے جسے چاہا اپنی ہیر جان کر
وہ مجھے چاہنے لگے اپنی تقدیر جان کر

میرے شعر تو اس کی ثناء میں تھے
اُسے ہارٹ اٹیک ہو گیا اُن کی تفسیر جان کر

اب وہ مجھ سے نظر ہی نہیں ملاتے
جنہوں نے دوستی کی تھی امیر جان کر

وہ مجھ سے اپنی ہر بات منواتے رہے
مجھے اپنی محبت کا اسیر جان کر

ہماری نظر میں سب ایک جیسے ہیں
ہم کسی سے نفرت نہیں کرتے حقیر جان کر

......☆......

دوستی میں اب خسارہ نہیں چلتا

مقدر پے کوئی بس ہمارا نہیں چلتا
سمندر کے ساتھ کبھی کنارہ نہیں چلتا

محفلوں میں زبانی اقرار ہو جاتے ہیں
اب وہاں کوئی اشارہ نہیں چلتا

ایک ہاتھ لے دوسرے ہاتھ دے
یہاں کوئی کام ادھارہ نہیں چلتا

یہ سب نئے دور کی سوغاتیں ہیں
دوستی میں اب خسارہ نہیں چلتا

اپنی پہچان خود ہی بنانی پڑتی ہے
دُنیا میں کسی دوسرے کا سہارہ نہیں چلتا

یہ تو سدا گردش میں ہی رہتا ہے
کون کہتا ہے کہ ہمارے مقدر کا ستارہ نہیں چلتا

......☆......

اشعار کی بم باری

اُس کی ثنا میں جب شاعری کرتا ہوں
وہ کہتی ہے بڑی پیاری کرتا ہوں

اشعار کا وزن تو زیادہ نہیں ہوتا
مگر شاعری بڑی بھاری کرتا ہوں

الفاظ خود ہی ذہن میں چلے آتے ہیں
میں کب اس بات کی تیاری کرتا ہوں

میری سمت جو رقیبوں کے تیر آتے ہیں
جواب میں اشعار کی بم باری کرتا ہوں

جو لوگ میرے معیار پر پورا اُتریں
میں ایسے انسانوں سے یاری کرتا ہوں

......☆......

کرائے کے مکان میں رہتا ہوں

میں سدا کسی بحران میں رہتا ہوں
اپنا گھر نہیں کرائے کے مکان میں رہتا ہوں

اُس کا ایس ایم ایس آئے گا کہ نہیں
ہر پل اسی وہم و گمان میں رہتا ہوں

دُنیا والوں سے بات کرنا اچھا نہیں لگتا
میں تو اپنے ہی جہان میں رہتا ہوں

شاید کسی پری کو مجھ پہ رحم آ جائے
کئی دنوں سے پرستان میں رہتا ہوں

زندگی کا فلسفہ کسی شاہین سے سیکھیں گے
اب میں ایک چٹان میں رہتا ہوں

……☆……

ڈر لگتا ہے یاروں سے

نہ جانوروں نہ درندوں نہ خاروں سے
ہمیں ڈر لگتا ہے ہمارے ہی یاروں سے

جو سجن پیارے دشمنوں کو مات کریں
ہر پل خوف رہتا ہے ایسے پیاروں سے

ہر شاعرہ کی جو جُھوٹی تعریفیں کریں
یہ بات منسلک ہے فرضی کنواروں سے

میرے دل کا گلشن مرجھایا ہے اس طرح
ہر روز خون دیتا ہوں اسے فواروں سے

اپنا جیون تو سونا سونا ہے اصغر
ہمیں کیا غرض خزاں یا بہاروں سے

......☆......

آنکھوں کی خماری

کسی کی آنکھوں کی خماری لے ڈُوبی ہے
ہمیں ایک صُورت پیاری لے ڈُوبی ہے

دُشمن تو سبھی ڈُوب گئے چلُّو بھر پانی میں
ہمیں ہماری خودداری لے ڈُوبی ہے

ہر کسی سے حق بات کہتے رہے سدا
ہمیں ہماری ایمان داری لے ڈُوبی ہے

کئی لوگ سچ سُننے کے عادی نہیں ہیں
ہمیں سچ بولنے کی بیماری لے ڈُوبی ہے

اور سبھی بیماریوں سے تو بچ گئے لیکن
بے وفاؤں سے پیار کرنے کی عادت ہماری لے ڈُوبی ہے

......☆......

قُربانیاں کرتے رہے

ہم جن کی خاطر قُربانیاں کرتے رہے
وہی ہمارے ساتھ بے ایمانیاں کرتے رہے

ہماری بھولی بھالی صُورت دیکھ کر
سب ہی حسیں ہم سے شیطانیاں کرتے رہے

ہر کسی کی غیبتیں کرنے والے
سب کے دِلوں پر حکمرانیاں کرتے رہے

اِنہی دوستوں نے تماشا بنایا ہمیں
بیاں جن سے پریم کہانیاں کرتے رہے

مصیبت میں کوئی نہ ہمارے کام آیا
ہم ہر کسی پہ مہربانیاں کرتے رہے

آج وہی کترا کے گزر جاتے ہیں
جن کی خاطر برباد جوانیاں کرتے رہے

ہم نے سدا جن کا بھلا چاہا اصغر
وہی ہم سے بد گمانیاں کرتے رہے

......☆......

اداکاری

دوستی میں ہم اداکاری نہیں کرتے
اِسی لئے لوگ ہم سے یاری نہیں کرتے

دِل کی ہر بات سرِعام کہہ دیتے ہیں
کچھ کہنے سے پہلے ہم تیاری نہیں کرتے

جب تک کوئی مُورت نہ ہو دل میں
تب تک ہم کبھی شاعری نہیں کرتے

سُنا ہے کہ رَب چھپّر پھاڑ کے دیتا ہے
اِسی لئے اب ہم فکرِ روزگاری نہیں کرتے

ہم نے تو سدا اُن کی جُھوٹی تعریف کی
نہ جانے کیوں وہ ثناء ہماری نہیں کرتے

کئی لوگ بہت باتیں کرتے ہیں اصغر
مگر ایک بات بھی وہ پیاری نہیں کرتے

......☆......

اپنے رَب سے ڈرتا نہیں کوئی

ایسا لگتا ہے اپنے رَب سے ڈرتا نہیں کوئی
یہاں کسی غریب کی مدد کرتا نہیں کوئی

کبھی دوستی کی خاطر جان دیتے تھے لوگ
اب تو کسی کے لئے مرتا نہیں کوئی

اپنی شرافت کا یقیں دلاتا رہتا ہوں سبھی کو
میری صورت دیکھ کر یقیں کرتا نہیں کوئی

شکل و صورت تو خُدا نے اچھی دی ہے
پھر بھی میری محبت کا دم بھرتا نہیں کوئی

یہاں بُرے لوگوں کے بہت ساتھی ہیں اصغر
دل کے سچے انسانوں کی قدر کرتا نہیں کوئی

......☆......

چاند تک رسائی

دل کی باتیں کسی سے بولتے نہیں ہیں
پول کسی دوست کے کھولتے نہیں ہیں

جانتے ہیں دولت اپنے مقدر میں نہیں
اسی لئے جیبوں کو ہم ٹٹولتے نہیں ہیں

کسی بے وفا کی یاد میں رو رو کر
اپنے انمول موتیوں کو رولتے نہیں ہیں

محبت کے سامنے دُنیا کی دولت کیا ہے
محبت کو دولت سے تولتے نہیں ہیں

خُدا اپنے پیاروں کا امتحان لیتا ہے
اسی لئے کڑے وقت میں ڈولتے نہیں ہیں

دوستوں کی خوبیاں یاد رکھتے ہیں سدا
اُن کے عیبوں کو ٹٹولتے نہیں ہیں

جانتے ہیں کہ چاند تک رسائی ممکن نہیں اصغر
اسی لئے چکور کی طرح پروں کو تولتے نہیں ہیں

......☆......

کیدو کے بنا پریم کہانی

وہ بھی کوئی زندگی ہے جس میں رانی نہیں ہوتی
جس میں کیدو نہ ہو وہ پریم کہانی نہیں ہوتی

محبت کی جگہ نفرت بھری ہو جن کے سینوں میں
محبت بھری ایسے لوگوں کی زندگانی نہیں ہوتی

دوستی کے سوا اور بھی پاکیزہ رشتے ہیں
مگر یہ پرانی ہو کے بھی پرانی نہیں ہوتی

منافقت کی بُو جن کی باتوں سے آتی ہو
زیست اُن کی کبھی سہانی نہیں ہوتی

کس طرح نصیب ہو اسے ایمان کی دولت
اسلام کی حقیقت جس نے پہچانی نہیں ہوتی

اصغر کی پیٹھ پیچھے بہت کچھ کہتے ہیں لوگ
اب ایسی باتوں سے مجھے پریشانی نہیں ہوتی

......☆......

اپنی بھی کوئی ہیر ہو گی

اِس دُنیا میں اپنی بھی تو کوئی ہیر ہو گی
ہاتھوں میں لکھی میرے پیار کی تقدیر ہو گی

میں تجھ سے دُور کیسے جا سکوں گا جاناں
جب میرے پاؤں میں تیری محبت کی زنجیر ہو گی

میں اندھیروں میں بھلا کیسے بھٹکوں گا
جب میری آنکھوں میں تیری اُلفت کی تنویر ہو گی

میرے پیار کو الوداع کہنے والی یاد رکھنا
وہ دن بھی آئے گا جب تُو میری چاہت کی اسیر ہو گی

دھن دولت ہیرے موتی تو سبھی ہیں تیرے پاس
میری محبت ملنے کے بعد تُو صحیح معنوں میں امیر ہو گی

......☆......

دُنیاسُونی لگتی ہے

ستا لے کتنی دیر مجھے اور ستائے گی
دیکھنا ایک دن آخر تو تھک جائے گی

اُن دنوں میری ہر سیدھی سادھی بات بھی
تنگ نظری کے سبب تجھے طنز ہی نظر آئے گی

مجھے یہ کس ظلم کی اتنی کڑی سزا ملی ہے
تیری یہ بات مجھے مرتے دم تک ستائے گی

تیرے پیار بنا یہ دُنیا سُونی لگتی ہے
سکون کی ایک سانس بھی مجھے راس نا آئے گی

اصغر کی محبت کو ٹھکرانے والی تُو سدا خوش رہے
میرا دل کہتا ہے اس بات پر ایک دن تُو پچھتائے گی

......☆......

آپ ہر پَل یاد آتے ہیں

جس بزم میں بھی ہم آپ کے لئے کچھ سناتے ہیں
کچھ لوگ نا جانے کیوں بلا وجہ جل جاتے ہیں

نا جانے یہ اُن کی بے بسی ہے یا کہ حسد
اُن لوگوں سے پوچھنا کہ وہ کیا فرماتے ہیں

آپ تو کئی سالوں سے ہمیں بُھلائے بیٹھے ہیں
مجھے تو آج بھی آپ ہر پَل یاد آتے ہیں

زندگی بھر ہم سے ایک عدد گھر نا بن سکا
سوچا آج آپ کے دل میں تھوڑی جگہ بناتے ہیں

آپ نے اصغر غریب پہ بڑے ظلم ڈھائے ہیں
پھر بھی ہم شِکوے گِلے کب لب پہ لاتے ہیں

......☆......

حسیں صُورت پہ مرنے لگے ہیں

ہم کسی کی حسیں صُورت پہ مرنے لگے ہیں
اپنا تازہ کلام اُس کی نذر کرنے لگے ہیں

اتنے سال اپنے کمرے میں آہیں بھرنے کے بعد
اب کسی کی محبت کا دم بھرنے لگے ہیں

انہوں نے خواب میں آنے کا وعدہ کیا ہے
اب یُوں میری نیندیں برباد کرنے لگے ہیں

میری زندگی میں اُن کے دم سے رونق تھی
اب ہم زندگی کی تنہائیوں سے ڈرنے لگے ہیں

اصغر کو اب وہ شرفِ دیدار نہیں دیتے
ہم ان کی ایک جھلک کو ترسنے لگے ہیں

......☆......

یہاں کوئی کسی کے کام نہیں آتا

ہم تو اُداس لمحوں میں بھی رونق لگا لیتے ہیں
تصور میں اُنہیں اپنے پاس بُلا لیتے ہیں

دُکھ درد میں یہاں کوئی کسی کے کام نہیں آتا
ہم تو غیروں کے غم بھی دل میں بسا لیتے ہیں

وہ دوست جو ہمیں داغِ جُدائی دے گئے
اُن کی یاد سے بزمِ تنہائی کو سجا لیتے ہیں

میرے مولا نے ایسا اعلیٰ ظرف بخشا ہے ہمیں
دوستی میں ہنس کر چوٹ بھی کھا لیتے ہیں

اپنا مشغلہ ہے غم کے ماروں کو مسکراہٹیں دینا
ہم ایسا کرکے تھوڑا ثواب کما لیتے ہیں

......☆......

میرے مہمان

ہر رات خوابوں میں وہ میرے مہمان ہوتے ہیں
ہم دونوں میں کتنے ہی عہد و پیمان ہوتے ہیں

اگلے دِن پھر وہی زندگی کی کشمکش
گزرے دن کی طرح ہم پھر پریشان ہوتے ہیں

دن بھر لکھتا ہوں نظمیں اس کی یاد میں
میری نظموں کا وہی عنوان ہوتے ہیں

دو چار دن جب اُن سے بات نہیں ہو پاتی
پھر میرے دل میں کیا کیا گمان ہوتے ہیں

میں نے کہا تیرے بِن اب جی نہیں لگتا
بولی جُدائی کے لمحے کاٹنے کب آسان ہوتے ہیں

……☆……

جذبۂ عشق

ذہن پہ جب جذبۂ عشق طاری ہوتا ہے
وہ ہر پَل میرے لئے بڑا بھاری ہوتا ہے

آپ کی بزم میں آ کر اپنا کلام سُنا لیتے ہیں
ہمارا مقصد کب کسی کی دِل آزاری ہوتا ہے

ہم نے جن کی شان میں قصیدے کہے
اُن کی جانب سے ایک شعر نا نذر ہماری ہوتا ہے

جو کسی کے خیالوں میں ڈوب کر لکھتا ہے
وہ انسان کسی دیوی کا پُجاری ہوتا ہے

ہم جیسے کسی سچے عاشق سے پُوچھنا کبھی
تُم کیا جانو عشق کا وار کتنا کاری ہوتا ہے

کرم ہو جس پہ مولا کا تو ایسا انسان اصغر
کب کسی غیر کے در کا بھکاری ہوتا ہے

......☆......

دو بول محبت کے

کوئی تو ہو جو میرا درد بٹانے آئے
مجھے دو بول محبت کے سُنانے آئے

اِس اُمید پہ بیٹھا ہوں تیری راہ میں
شاید تُو پیار سے مجھے گلے لگانے آئے

اب اتنے مانوس ہو گئے ہیں تنہائی سے
آرزُو نہیں رہی کے کوئی دل بہلانے آئے

ہمیں اب مزید ستم سہنے کی ہمت نہیں
کوئی اُسے کہہ دے اب نا دل دکھانے آئے

ہمیں تو آج بھی اس کا انتظار ہے
آخری بار ہی سہی وہ آئے کسی بہانے آئے

......☆......

دوست

ہم نے پُھول مانگے تو خار ملے ہیں
جیت کر بھی ہمیں ہار ملے ہیں

اپنے دوستوں کے بارے کیا کہوں
ہمالیہ سے اُونچے انہیں کردار ملے ہیں

جِن کی راہوں میں ہم پُھول بچھاتے رہے
اُن لوگوں سے ہمیں آزار ملے ہیں

سبھی ایک جیسے مفاد پرست نہیں ہوتے
کچھ ہماری خاطر مر مٹنے کو تیار ملے ہیں

میں بڑا خوش نصیب ہوں اے پیارے دوستو
اصغر کو جو تم جیسے با وفا یار ملے ہیں

......☆......

اُس کی کہانی اپنی زبانی

وہ زخم بھی دیتا ہے دوا بھی دیتا ہے
دردِ ہجر دے کر وصل کی دُعا بھی دیتا ہے

بہت ہنساتا ہے اپنی میٹھی باتوں سے
کبھی کبھی ڈانٹ کے رُلا بھی دیتا ہے

میں ہر پَل اس کی یاد میں کھوئی رہتی ہوں
اچانک فون کر کے مجھے چونکا بھی دیتا ہے

تنہائی میں تو بڑے عہد و پیماں کرتا ہے
دُنیا والوں کے ڈر سے مجھے بُھلا بھی دیتا ہے

اُس کی جُدائی میں جب بھی اُداس ہوتی ہوں
اپنی زعفرانی شاعری سے مجھے ہنسا بھی دیتا ہے

......☆......

پتھر دِل

ہم سے کبھی مسکرا کر بات کر لیا کرو
تنہائی گر ڈرانے لگے تو ملاقات کر لیا کرو

میں جانتا ہوں کہ بڑے پتھر دل ہو
کبھی ہم سے بھی اظہار جذبات کر لیا کرو

محبت کے میدان کے بڑے پرانے کھلاڑی ہو تُم
کوئی اور نا ملے تو ہمیں ہی مات کر لیا کرو

سُنا ہے جور و جفا سے تمہیں سکوں ملتا ہے
ہم پر ستم ڈھا کر بہتر اپنے حالات کر لیا کرو

فون پہ تو اصغر کو بڑی دھمکیاں دیتے ہو جاناں
کبھی سامنے آ کر بھی دو دو ہاتھ کر لیا کرو

......☆......

عاشقوں کے سر کٹتے رہتے ہیں

محبت میں عاشقوں کے سر کٹتے رہتے ہیں
مرنے کے بعد لوگ اُنہیں یاد کرتے رہتے ہیں

دُنیا بھر میں میرے جتنے حبیب و رقیب ہیں
سبھی میری غزلیں نظمیں پڑھتے رہتے ہیں

یار لوگ کسی نا کسی مصیبت میں پھنستے رہتے ہیں
یہ اپنی ہمت ہے کہ ہم پھر بھی ہنستے رہتے ہیں

میرا دِل دو چار دن سے زیادہ ویران نہیں رہتا
کچھ پیارے لوگ اس میں آ کر بستے رہتے ہیں

ہم جنہیں ملنے کو ہر پَل ترستے رہتے ہیں
وہ چُھپ چُھپ کے اصغر کو تکتے رہتے ہیں

......☆......

حالِ دِل بیاں کر لُوں

کیوں نا محبت کا راز افشاں کر لُوں
بھری بزم میں حالِ دِل بیاں کر لُوں

جس ظالم نے کئی سالوں سے تڑپایا ہے
آج اُس کا نام کیوں نا سرِمحفل عیاں کر لُوں

ایک دن وہ بھی مجھے چاہنے لگے گا
کیوں نا دل میں ایساں گماں کر لُوں

سوچتا ہوں خاموشی سے پی لُوں زہرِ جُدائی
بند کمرے میں بیٹھ کے آہ و فغاں کر لُوں

اب سدا کے لئے ترکِ تعلق کر کے
اپنی محبت کو اِک بُھولی ہوئی داستاں کر لُوں

آج کیوں نا کسی اور سے اظہار محبت کر کے
اپنی اُمنگوں کو ایک بار پھر جواں کر لُوں
میں کسی دوست کو اُداس نہیں دیکھ سکتا
سوچا مذاق ہی مذاق میں انہیں پریشاں کر لُوں

......☆......

آئینہ

شیر کے تعاقب میں کُتے ہزار ہوتے ہیں
اچھے لوگوں کے دُشمن بے شمار ہوتے ہیں

کچھ خُوش نصیبوں کو مِلتی ہے سچی شہرت
کئی بے چارے خُوش فہمی کا شکار ہوتے ہیں

ہر کوئی اقبال کا رُتبہ پا نہیں سکتا
دُنیا میں سخن ور تو بے شمار ہوتے ہیں

جن کا شیوہ ہے لوگوں پہ تنقید کرتے رہنا
محفلوں میں ایسے بھی دو چار ہوتے ہیں

تیری تو ہر بات سچ ہوتی ہے اصغر
تیرے شعر کسی مصور کا شاہکار ہوتے ہیں

......☆......

سچی دوستی

میری زندگی کو پھر بہار بنایا تُو نے
مجھے جینے کا سلیقہ سکھایا تُو نے

پیار کی خاطر دُنیا کو ٹھکرا کر
سچی دوستی کا فرض نبھایا تُو نے

دُنیا بھر کے غموں کو اپنا بنا کر
اپنی خوشیوں کو مجھ پہ لُٹایا تُو نے

میں نا جانے کہاں بھٹک رہا ہوتا
تیرا احسان ہے جو مجھے اپنایا تُو نے

اب تمھیں سدا اِسی میں رہنا ہے
میرے دل میں جو گھر بنایا تُو نے

......☆......

سُخن ور

سُخن ور لوگ جب مُوڈ میں آتے ہیں
آسمان کے سارے ستارے توڑ لاتے ہیں

اُن کا کام ہے زمانے میں خوشیاں بانٹنا
مگر کچھ لوگ اُنہیں سمجھ نہیں پاتے ہیں

ہمارے معاشرے میں یہ وہ معصوم طبقہ ہے
جو مُفت میں لوگوں کا دِل بہلاتے ہیں

لوگوں میں خوشیاں بانٹنے والے انسان
کئی بار زندگی میں تنہا رہ جاتے ہیں

جیتے جی اُن غریبوں کو پُوچھتا نہیں کوئی
مرنے کے بعد اُن کی برسی مناتے ہیں

......☆......

منزل سے بے خبر

ہم جب بھی محوِ سفر ہوتے ہیں
اپنی منزل سے بے خبر ہوتے ہیں

قافلوں کو وہی لوگ لُوٹتے ہیں
جو اُن کے رہبر ہوتے ہیں

اُن کا کوئی حسد نہیں کرتا
جو کسی سے کم تر ہوتے ہیں

لوگ اُنہی کی مخالفت کرتے ہیں
جو انسان اُن سے بہتر ہوتے ہیں

اللہ سچے لوگوں کی مدد کرتا ہے
مگر کچھ بڑے بے صبر ہوتے ہیں

......☆......

لوگوں کے دِلوں میں گھر

جولوگ میرے خلاف آوازیں اُٹھائے جاتے ہیں
وہی میرے فن کو تقویت پہنچائے جاتے ہیں

اُن بے چاروں کی حالت پہ ہمیں رحم آتا ہے
جو پاگلوں کی طرح یُوں چِلّائے جاتے ہیں

ہم سے ہر کوئی آ کے دِل لگی کر لیتا ہے
جب ہماری باری آئے تو یہ آنسو بہائے جاتے ہیں

اپنی محفلوں میں ہمیں موضوعِ گفتگو بنا کر
لوگوں کے دِلوں میں ہمارا گھر بنائے جاتے ہیں

اپنے سبھی دُشمنوں کی بے بسی دیکھ کر اصغر
نہ چاہتے ہوئے بھی ہم مسکرائے جاتے ہیں

......☆......

دُشمنوں کے لئے شمشیر

جس دن سے وہ امیر ہو گئے ہیں
پہلے سے ذرا با ضمیر ہو گئے ہیں

اب اُن کی رسائی دُور دُور تک ہے
سُنا ہے کسی رانی کے وزیر ہو گئے ہیں

ہم لوگ تو اُن کا احترام کرتے رہے
شاید اِسی لئے وہ شریر ہو گئے ہیں

جن لوگوں سے ہمیں سدا چاہت ملی
وہ نام دِل پہ تحریر ہو گئے ہیں

ہمیں اپنا دفاع کرنا خوب آتا ہے
اب دُشمنوں کے لئے شمشیر ہو گئے ہیں

……☆……

بُھول جاؤ مجھے

ہر محفل میں اپنے شعر سنایا نہ کرو
کسی بھینس کے آگے بین بجایا نہ کرو

دُنیا جانتی ہے کہ سچ کڑوا ہوتا ہے
ہر کسی کو آئینہ دکھایا نہ کرو

تُم چلے جاتے ہو تو نیند نہیں آتی
ہو سکے تو میرے خوابوں میں آیا نہ کرو

جو لوگ معیار پر پُورے نہ اُتریں
ایسے لوگوں سے ربط بڑھایا نہ کرو

بُھول جاؤ اصغر کو بُرے وقت کی طرح
میرا خیال بھی کبھی دِل میں لایا نہ کرو

......☆......

کرم ہو جس پہ مالک دو جہاں کا

ہم پہ جب عشق کا بُھوت طاری ہوتا ہے
وہ وقت ہم پہ بڑا بھاری ہوتا ہے

آپ کو اپنا حالِ دِل سُنا لیتے ہیں
ہمارا مقصد نہ آپ کی دِل آزاری ہوتا ہے

آپ بھی اوروں کی طرح ستا لیجئے ہمیں
سُنا تھا دوستوں کا کام غم خواری ہوتا ہے

ویسے تو کئی پاکیزہ رشتے ہیں جہاں میں
مگر بڑا انمول رشتہ یار کی یاری ہوتا ہے

جو کسی کے تصور میں ڈوب کر لکھتا ہے غزلیں
وہ شخص ضرور کسی دیوی کا پُجاری ہوتا ہے

ہم جیسے کسی سچے عاشق سے پُوچھنا کبھی
تُم کیا جانو عشق کا زخم کتنا کاری ہوتا ہے

کرم ہو جس پہ مالک دو جہاں کا اصغر
کب وہ کسی غیر کے در کا بھکاری ہوتا ہے

......☆......

دُشمن بے شمار ہیں

ہمارے جتنے بھی دوست یار ہیں
سب ہی اعلیٰ ظرف و باوقار ہیں

یہ ہمارا حوصلہ ہے کہ جی رہے ہیں
ورنہ دس سالوں سے بے روزگار ہیں

آخر ہم میں کوئی دَم خم تو ہے
جو دُنیا میں ہمارے دُشمن بے شمار ہیں

دورِ حاضر میں کس سے دِل کی بات کریں
یہ لوگ تو چلتے پھرتے اخبار ہیں

ہم نے تو ہر کسی کو پُھول ہی پُھول بانٹے
اِس کے صلے میں ہم نے پائے خار ہیں

......☆......

مُسکرانا آگیا ہے

آج اتنا روئے کہ مسکرانا آگیا ہے
لگتا ہے ہمیں پیار نبھانا آگیا ہے

اپنے ماں باپ کو اولاد پُوچھتی نہیں
ہم سوچتے ہیں یہ کیسا زمانہ آگیا ہے

ہم ان کی کسی بات کا جواب نہیں دیتے
اب ہمیں بھی اُن کو ستانا آگیا ہے

بڑے تنہا تھے میرے رات دِن
ہمیں راہ و رسم بڑھانا آگیا ہے

آج کیوں اتنے اُداس بیٹھے ہو اصغر
کیا یاد کوئی یار پُرانا آگیا ہے

......☆......

پیار کو جب تُم پا نا سکو گے

جب تُم کسی کے پیار میں کھو جاؤ گے
پھر میری طرح تنہائی کا شکار ہو جاؤ گے

اپنے پیار کو جب تُم پا نا سکو گے
پھر زندگی بھر اسے کبھی بُھلا نا سکو گے

بُھوک و پیاس کا تُمہیں احساس نا ہو گا
نا کچھ پی سکو گے نا کھا سکو گے

مقدر کے ماروں پہ ہنسنے والو
ایک دن آئے گا جب تُم نا مُسکرا سکو گے

کسی کے غم میں گُھٹ گُھٹ کے مر جاؤ گے
مگر یہ راز کسی کو نا بتا سکو گے

کسی کی محبت میں انسان خود کو بُھول جاتا ہے
پھر اِس بات کو نا جُھٹلا سکو گے

......☆......

کار والی ہستی کے نام

وہ جو اپنی اِک جھلک دِکھلا گئی ہے
مجھے اپنا دیوانہ بنا گئی ہے

دُھوپ میں کار کی بتیاں جلا کر
وہ سوہنی میرا مقدر چمکا گئی ہے

میں نا جانے کیسے سنبھل پاؤں گا
وہ اِک پل میں میرے ہوش اُڑا گئی ہے

وہ میری آنکھوں سے ہٹنے کا نام نہیں لیتی
وہ جو اپنا رنگ دار دوپٹہ لہرا گئی ہے

میں کیوں نا ایسی پیاری ہستی سے پیار کروں
جو اصغر جیسے انسان کا مذاق اُڑا گئی ہے

......☆......

باوفا دوست قسمت والوں کو ملتے ہیں

یہاں لوگ گِرگٹ کی طرح رنگ بدلتے ہیں
با وفا دوست قسمت والوں کو ملتے ہیں

ایک بار جو لوگ دِل میں گھر کر جائیں
ایسے پیارے بڑی مشکل سے نکلتے ہیں

وہ جس سمت ایک بار مُسکرا کے دیکھ لیں
پھر اُس جانب ہزاروں پُھول کِھلتے ہیں

اُسے دیکھنے سے آنکھوں کو تسکین مِلتی ہے
اُن سے بات کر کے میرے دل کے چاک سِلتے ہیں

اعلیٰ ظرف لوگوں کی تہہ دِل سے قدر کرتے ہیں
کم ظرف لوگوں سے ہم کم ہی مِلتے ہیں

جہاں فنکار لوگوں کی کوئی قدر نا ہو
چل اصغر ایسی محفل سے کہیں دُور چلتے ہیں

......☆......

جب جان پہ بنی ہو

آپ کی یہ محفل تو ہے دِل والوں کی
ہم کیوں لے بیٹھیں بات دِل کے چھالوں کی

آج اُنہیں دو قدم چلنا بھی محال لگتا ہے
جن کی چال میں پُھرتی تھی غزالوں کی

اُس کی محبت سے روشن ہے میرا جیون
اب مجھے کوئی حاجت نہیں اُجالوں کی

زَر والوں کی ایک آواز پہ آجاتی ہے ساری دُنیا
کوئی پُوچھتا نہیں عافیت ہم خستہ حالوں کی

جب انسان کی اپنی جان پہ بنی ہو اصغر
پھر اسے اچھی نہیں لگتیں باتیں زہرہ جمالوں کی

......☆......

محبت بانٹتا ہوں

اُس کی یاد سے اپنی صبح و شام کرتا ہوں
جو بھی لکھتا ہوں اُسی کے نام کرتا ہوں

اب تو بادِ صبا سے تیرا پتہ پُوچھتا رہتا ہوں
شب بھر تیری تصویر سے کلام کرتا رہتا ہوں

مجھ سے تیری محبت بُھلائے بھی نہیں بُھولتی
دُنیا میں محبت بانٹتا ہوں اب یہی کام کرتا ہوں

کون کہتا ہے کہ مجھے تُم سے اُلفت نہیں رہی
تُم میری ہو آج اس بات کا اقرار سرِ عام کرتا ہوں

تیری جُدائی کا غم ہی اب اصغر کا ساتھی ہے
آخری سلام کے ساتھ اختتامِ کلام کرتا ہوں

......☆......

تُو سدا یہیں رہے

میرے تن بدن میں آگ لگانے والے
تُو سدا یہیں رہے میرے دل کو گھر بنانے والے

مجھے رات بھر جگائے رکھتے ہو
تُمھی ہو میری نیندیں چُرانے والے

تُمھیں تو اِس بات کی خبر ہی نہیں
کہ دُنیا میں ہم ہیں تیرے چاہنے والے

میرے دل و جاں تجھ پہ قرباں جاناں
دُور بیٹھے میرے دل پہ قبضہ جمانے والے

محبت کی سدا دُشمن رہی ہے یہ دُنیا
یہ نا سوچو کہ کیا کہیں گے زمانے والے

......☆......

کئی بار تُجھ کو صدا دیتا ہوں

اب خود کو اس طرح سزا دیتا ہوں
خط پہ تیرا نام لکھ کے مٹا دیتا ہوں

میرے اشک جب رُکنے کا نام نہیں لیتے
تیرے نام کی اِک محفل سجا دیتا ہوں

یہ الگ بات کہ تیرے دِل تک نہ پہنچی
دن میں کئی بار تجھ کو صدا دیتا ہوں

تُو میرے گھر میں شاید کبھی آئے
میں ہر روز پلکیں بچھا دیتا ہوں

خواب میں بھی تُجھے دیکھ نہ سکیں
یہ قید اپنی آنکھوں پہ لگا دیتا ہوں

جب سے جانا ہے محبت کا فلسفہ اصغر
تب سے پتھر کو ہیرا بنا دیتا ہوں

……☆……

صِلہ نہ مانگیں گے

ہم کسی دوست کو تنہا کبھی چھوڑا نہیں کرتے
آپ جیسے پیارے دوستوں سے منہ موڑا نہیں کرتے

شِکوے نہ شکایتیں ہوں گی محبت بھری باتیں
دوست کا دل ہم کبھی توڑا نہیں کرتے

کوئی صلہ نہ مانگیں گے اپنی وفاؤں کا
غم میں بھی ہم دِل کبھی تھوڑا نہیں کرتے

تیری یاد آئے تو مِلنے کی دُعا کرتے ہیں
دیواروں سے سر کبھی پھوڑا نہیں کرتے

جن لوگوں کی طبیعت میں سادگی نہ ہو اصغر
ان سے دوستی کا رشتہ جوڑا نہیں کرتے

......☆......

پیار کا قرض

بے شک میرے پیار کا قرض ادا نا کرنا
اے دوست خود سے مجھ کو جُدا نا کرنا

یہ عاشق لوگ بھی فقیروں کی طرح ہوتے
کبھی بُھولے سے بھی انہیں خفا نا کرنا

جانتا ہوں میں نے بہت دکھ دیئے ہیں تمہیں
خُدا کے لئے میرے حق میں بد دُعا نا کرنا

اپنے چاہنے والوں سے بے انتہا پیار کرنا
محبت میں غلو کر کے کسی کو خدا نا کرنا

اللہ تعالیٰ ہم سبھی کی دُعائیں سُنتے ہیں
بُھول کر بھی کسی غیر کے در پر صدا نا کرنا

......☆......

محبت

آج تو پیار محبت اک فسانہ لگتا ہے
سچی محبت پانے میں زمانہ لگتا ہے

پہلے تو اُلفت کے انداز ہی نرالے تھے
اب محبت کا انداز جُداگانہ لگتا ہے

عشق کی خاطر لوگ جان لُٹا دیتے تھے
دورِ حاضر کی محبت تو دل کا بہلانا لگتا ہے

دُنیا میں اب سچا پیار ملتا ہی کہاں ہے
یہ جسے مل جائے اسے ہر پَل سہانا لگتا ہے

تیری باتوں میں کتنی حقیقت ہوتی ہے اصغر
مگر پھر بھی تُو لوگوں کو دیوانہ لگتا ہے

……☆……

یادیں

تیری یادوں سے اپنے دل کو جلاتا رہوں گا
پیار کے ساز پر محبت کے گیت گاتا رہوں گا

چاہو تو میری محبت کا جواب نفرت سے دو
میں حسبِ معمول ایس ایم ایس بجھواتا رہوں گا

جب تک میرے اِس جسم میں جان رہے گی
تیری اُلفت کے نغمے گنگناتا رہوں گا

میں نا بدلا ہوں نا بدلوں گا کبھی جاناں
تُجھے زندگی بھر اسی طرح چاہتا رہوں گا

تُو جو میرے پہلو میں نہیں ہے تو کیا
تیرے تصور سے دل کی محفل سجاتا رہوں گا

......☆......

سُن لے مشرقی ناری

سُن لے اوہ مشرقی ناری
اِک چھوٹی سی عرض ہماری

کسی کلب میں جانے سے پہلے
خود کو شمع محفل بنانے سے پہلے

اتنا یاد رکھنا یہاں کوئی جیون ساتھی نہیں ملتا
کسی کی اُمید کا کوئی پھول نہیں کِھلتا

لوگوں کی جُھوٹی باتوں میں تُو جو آجائے گی
پھر تمام عمر تُو پچھتائے گی

جُھوٹی تعریفوں سے تُجھے آسماں پہ چڑھائیں گے یہ
دِل لگی کرنے کے بعد سدا کے لئے بُھول جائیں گے یہ

ڈُھونڈ لے تُو کوئی سچا ساتھی
ایسے کاموں میں ہے بربادی

......☆......

اسے کہنا

اُسے کہنا میرے دل کی محفل میں چلا آئے
اپنے انوکھے انداز میں محفل کو گرما جائے

ایک بار اپنی آواز تو سُنا جائے
اپنی غزلوں نظموں سے ذرا دُھوم مچا جائے

اُسے کہنا کہاں چُھپے بیٹھے ہو کیا حال ہے تمہارا
کیا تمہیں آتا ہی نہیں خیال ہمارا

تیری ایسی کیا مجبوری ہے
جو ہم لوگوں سے اتنی دُوری ہے

اے دوست چلے بھی آؤ
اب ہمیں اور نا تڑپاؤ

کہنا محفل کا جب اہتمام ہوتا ہے
ہمارا دِل غم کے مارے روتا ہے

یاد تُجھ کو کرتے ہیں
آہ پہ آہ بھرتے ہیں

تُم دوستی کی آن ہو شان ہو
میرے دِل کی محفل کی جان ہو

تُمھیں ہم یاد کرتے ہیں
تیری محبت کا دَم بھرتے ہیں

اب اور نا تڑپاؤ
خدا کے لئے چلے بھی آؤ

......☆......

اجنبی

وہ اجنبی حسینہ ملے تو اُسے کہنا
بڑا کٹھن ہوگا تیرے بِنا زندہ رہنا

آج شب تُجھے یاد کرتے کرتے سو جاؤں گا
تیرے سپنوں میں کھو جاؤں گا

کوئی اور میری آنکھوں کو بھائے گا نہیں
اب صرف تمہارا ہو کے رہ جاؤں گا

زندگی کے سفر میں میرے ساتھ رہنا
تمہارے بِن بے سہارا ہو کے رہ جاؤں گا

تُم ساتھ دوگی تو غم خوشیوں میں بدل جائیں گے
تیرے بِن میں سمندر کا ٹُوٹا کنارہ ہو کے رہ جاؤں گا

......☆......

اظہار

ہر روز باغ میں آتی تھی وہ
میری جانب دیکھ کر مُسکراتی تھی وہ

میں اُس پہ مرتا تھا
مگر کچھ کہنے سے ڈرتا تھا

وہ مجھے دیکھتی رہتی تھی
آنکھوں کی زبانی بہت کچھ کہتی تھی

سوچتا تھا کیسے عیاں اپنے دل کا راز کروں
کیسے بات کرنے کا آغاز کروں

اِک ٹھنڈی آہ بھر کے
اپنے لہجے کو درست کر کے

اِس طرح میں نے ہمت بڑھائی
قدرت کے مناظر کی بات چلائی

بولی یہ سب تو اک بہانہ ہے
اُس کے پردے میں آپ نے حال دل سُنانا ہے

میں نے کہا سچ فرمایا آپ نے
اچھا آئینہ دکھایا آپ نے

کتنے دِنوں سے سوچتا تھا کیسے اظہار کروں
خُود کو امتحاں کے لئے تیار کروں

آنکھوں میں تیری صورت سمائی ہوئی ہے
دِل میں تیری صورت سجائی ہوئی ہے

تیری اُلفت کا دم بھرنے لگا ہوں
تُجھے پیار میں کرنے لگا ہوں

اپنے اس دل کو سمجھاؤں کیسے
تُجھے اپنا بناؤں کیسے

اپنے پیار کا سہارا دے دو
مجھے اپنا دل پیارا دے دو

اسے کبھی نہ پامال کروں گا
جان سے زیادہ اس کا خیال کروں گا

تیرے سوا اور نہ کچھ چاہیے مجھے
محبت کا مریض ہوں آپ بچایئے مجھے

میری اُلفت کو ٹُھکرا نہ دینا
غم کو میرا ساتھی بنا نہ دینا

نہ جانے غموں سے کیسے لڑ پاؤں گا
تیری جُدائی سے مر جاؤں گا

اُس کی آنکھوں سے اک سمندر جاری ہو گیا
مُجھ پہ بھی سکتہ سا طاری ہو گیا

اپنی سسکیوں کو تھام کر وہ کہنے لگی
جذبات کے سمندر میں بہنے لگی

تقدیر نے مجھ پہ بہت ستم ڈھائے ہیں
زندگی بھر دُکھ ہی دُکھ پائے ہیں

ایک سانس سُکھ کا نہیں لیا میں نے
اِس جیون کو اک بوجھ کی مانند جیا میں نے

تیرے دل میں محبت کا جیسا سمندر ہے
ویسی ہلچل میرے بھی اندر ہے

سچے پیار کے خواب دیکھتے ہیں
بڑے بے حساب دیکھتے ہیں

کسی سے دل کی باتیں کہوں یہ سپنا تھا
مگر دُنیا بھر میں نہ کوئی اپنا تھا

تیری زندگی میں آنا چاہتی ہوں
دُنیا کو بُھول جانا چاہتی ہوں

پھر ہم دونوں اِک دُوجے کی بانہوں میں کھو گئے
دُنیا و جہاں سے بے خبر ہو گئے

......☆......

سدا کے لئے میرے پاس چلے آؤ

سُنو جاناں جب کبھی ہوا کے دوش پر تیری
کوئل سی آواز میری سماعتوں سے ٹکراتی ہے
وہ میرے کانوں میں رس گھولتی ہے
پھر میں مدھوشی کے عالم میں اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھتا ہوں
تیری مدبھری آواز جب میرے کمرے کی خاموش فضا میں گُونجتی ہے
تو میرے دل کے تاروں کو چُھو لیتی ہے
میں تیری مترنم آواز کی شیرینی سے دیوانہ ہو جاتا ہوں
اور پھر اِنہی پرانی یادوں میں کھو جاتا ہوں
جب ہر پل تیرے لب پہ میرا نام ہوتا تھا
میری شاعری کا ذکر صبح وشام ہوتا تھا
پھر تو لوگوں کی باتوں میں آنے لگی
مُجھ سے دُور جانے لگی

آج احساس ہوا کہ تیرے بِن میری زندگی اُدھوری ہے
سانسوں کی طرح میرے لئے تیرا پیار بھی ضروری ہے
خدا کے لئے مجھے اب اور نا تڑپاؤ
سدا کے لئے میرے پاس چلے آؤ

......☆......

دوستی

اگر کوئی بے چارہ کئی سالوں سے تیری محفل میں آتا رہے
غزلوں نظموں سے تیری محفل کو سجاتا رہے

ہر بار اپنی وفا کا یقین دِلاتا رہے
اور ساتھ یہ بات بھی باور کراتا رہے

اس بزمِ سُخن میں یُوں ہی آتا رہوں گا
تُجھے اپنے دل کا حال سُناتا رہوں گا

پھر اچانک وہ تیری محفل میں آ نا سکے
آ کر تُجھے دِل کی بات بتا نا سکے

تُو سمجھ لینا وہ بے بس و مجبور ہے
اسی لئے وہ اپنے چاہنے والوں سے دُور ہے

اُس کے سپنے ٹُوٹ چکے ہیں
اُس کے پیارے رُوٹھ چکے ہیں

اُس کا دل زخموں سے چُور ہے
کوئی جان سے پیارا اُس سے دُور ہے

کاش اُس کے حق میں کوئی یہ دُعا کرے
اُس کا یار اُسے مِل جائے خُدا کرے

......☆......

اُسے کہنا

اُسے کہنا اُس کی تلاش میں نگر نگر

اُسے دیوانہ وار ڈھونڈ رہے ہیں

نا جانے ہم سے ایسی کیا خطا ہوئی ہے

جسے تُو نے ابھی تک درگزر نہیں کیا

یارا تیرا انتظار کرتے کرتے

بالوں میں سفیدی آ چکی ہے

اور چہرے پہ جُھریاں چھا گئی ہیں

اِس سے قبل کہ موت کا بے رحم ہاتھ

ہماری تلاش میں آ پہنچے

مُجھے اپنی صُورت دکھا جاؤ

خُدا کے لئے اک بار میرے پاس آ جاؤ

اُسے کہنا کہ اک تیری یادوں کے

سوا اور میرے پاس کُچھ نہیں

تیری جدائی کےسِوا

مُجھے اور کوئی دُکھ نہیں

تیرا انتظار کیے جا رہے ہیں

تیرے مِلنے کی اُمید پہ جیے جا رہے ہیں

......☆......

رشتہ

میں اپنے کمرے میں جب تنہا ہوتا ہوں

تو پھر سوچتا ہوں

مجھے تُم کیوں اتنا پیار کرتے ہو

آخر میرے کون ہو تم کیا رشتہ ہے

میرے ذہن پہ چھائے رہتے ہو

میرے ہر پَل میں سمائے رہتے ہو

کتنی ملتی ہیں ہماری سوچیں

یہ کیسے ممکن ہے کہ دو اجنبی

ابھی تک ملے بھی نہیں مگر ایک

دوسرے کی پسند ناپسند جانتے ہیں

سوچتا ہوں تمہارا مُجھ سے کیا تعلق ہے

کیوں تمہاری ہر بات مجھے پیاری لگتی ہے

تیری رفاقت میں میرا جو بھی وقت گزرتا ہے

وہ گھڑیاں میری زندگی کے وہ حسیں لمحے ہیں

جو میرے لئے یادگار کی حیثیت رکھتے ہیں

میں جتنا تُجھے بُھولنا چاہتا ہوں

اتنا ہی تیرے پیار میں ڈُوبتا جاتا ہوں

اگر کسی کو چاہنا جُرم ہے تو میں مجرم ہوں

چاہے پیار کر یا مجھے بُھلا دے

یا میرے گناہ کی کڑی سزا دے

......☆......

اے بادِ صبا مجھے اتنا تو بتا

اے بادِ صبا مجھے اتنا تو بتا

میرے یار کا کچھ حال سُنا

کیا تُو اُس سے ٹکرائی تھی

کیا اُس نے اپنی محبت کی

داستاں تُجھے سنائی تھی

اُس کی درد بھری کہانی سن

کیا تیری آنکھ بھر آئی تھی

اب مجھے اور نا تڑپا

اے بادِ صبا مجھے اتنا تو بتا

کیا میری جدائی میں آج بھی

اسی طرح آہیں بھرتی ہے

مجھے بُھول چکی ہے

کہ آج بھی یاد کرتی ہے

کیا میری ندا اس تک جاتی ہے

یا راستے سے پلٹ آتی ہے

اب اور نا تجسّس بڑھا

اے بادِ صبا مجھے اتنا تو

میرے یار کا کچھ حال سُنا

......☆......

اُس کے خط

آج اُس کے خط نظر آئے تو جانا

کہ مجھے بھی کوئی پیار کرتا تھا

میرے آنے کا وہ انتظار کرتا تھا

میری خاطر جان وار کرتا تھا

پھر ایک دن دل اُس کا ٹُوٹ گیا

وہ شخص مجھ سے رُوٹھ گیا

میں اسے کبھی بُھلا نہیں سکتا

اُس کی محبت دل سے مٹا نہیں سکتا

......☆......

میں کیسے قتل ہوا

اُسے دردِ جگر تھا

مجھے دردِ دل تھا

میں کیسے قتل ہوا

میرا قاتل اُس کے

چہرے کا تِل تھا

گھر کے پردوں کے

پیچھے سے جھانکتی تھی

اِک محبت بھری

نظر پھینکتی تھی

میں اُس کا دیوانہ ہو گیا

شمع کا پروانہ ہو گیا

ہر شب اُس کا

دیدار کر کے سوتا

صبح و شام اُس کے

خیالوں میں گم ہوتا

نا جانے وہ کوئی

حُور تھی یا پری تھی

انجانے میں میری آنکھ

جس سے لڑی تھی

......☆......

محبت

جب تمہارا دل گھبرانے لگے

جب یاد کسی کی آنے لگے

وہ رُوٹھنے لگے تو منانے لگے

سمجھو تمہیں کسی سے محبت ہے

ہر پَل اُس سے بات کرنے کو جی چاہے

اُس کے سِوا من کو کوئی اور نا بھائے

اُس کا غم تمہیں دِیمک کی طرح چاٹتا جائے

پھر سمجھو تمہیں کسی سے محبت ہے

جب دل میں کوئی سمانے لگے

تمہارے سپنوں میں آنے لگے

جب آنکھوں کو کوئی بھانے لگے

سمجھو تمہیں کسی سے بے پناہ محبت ہے

جب آنکھوں کی زبانی باتیں بتانے لگے

جب بات بات پہ تمہیں آزمانے لگے

جب حد سے زیادہ تمہیں چاہنے لگے

پھر سمجھو کسی کو تم سے محبت ہے

......☆......

سُنو جاناں

سُنو جاناں تمہیں یاد ہو گا

ایک بار تم نے مجھ سے کہا تھا

کہ ہم دونوں مرتے دم تک

ایک دوسرے کے دوست رہیں گے

سارے دُکھ درد اکٹھے سہیں گے

ایک دوسرے کی خوشیوں میں

ہم شریک رہیں گے

نظروں سے دُور سہی

دلوں سے ہم نزدیک رہیں گے

مگر یہ اچانک تجھے کیا ہو گیا ہے

اے دوست تو کہاں کھو گیا ہے

غموں کے سمندر میں بہہ رہا ہوں

اکیلا سارے دُکھ سہہ رہا ہوں

تیرے سوا میرا غم بھلا کون بٹائے گا

بتا کب اپنے دوست اصغر سے ملنے آئے گا

......☆......

تیرا خط

کل تیرا خط ملا تو

ایسا محسوس ہوا

کہ اس مفاد پرست

دُنیا میں میرا بھی

کوئی محسن ہے

جس کی بدولت میری

زیست کا ہر پل روشن ہے

میرا بھی کوئی یار ہے

جسے مجھ سے پیار ہے

میں اس کا سودائی ہوں

اِس کی ہر بات کا شیدائی ہوں

وہ میرا محبوب ہے

مجھے صرف وہی مطلوب ہے

میری چاہت کی شان ہے

میری زندگی میری جان ہے

میری محبت کی ابتدا وہی

میری اُلفت کی انتہا وہی

میرے دل کی صدا وہی

میری ندا وہی

غم اس کے قریب نا آئے

اصغر کی دُعا یہی

......☆......

غزل

وہ آنسو کر گیا ہے دان مجھے
جو شخص کہتا تھا اپنی جان مجھے

تنہائی کی دھوپ میں اوڑھ لیتا ہوں
اپنے ہجر کا دیا گیا ہے سائبان مجھے

وہ مجھ سے بچھڑ گیا دُنیا کی بھیڑ میں
اب مِلتا نہیں ہے اُس کا نشان مجھے

دُعا ہے وہ جہاں بھی رہے خُوش رہے
مجھ سے بچھڑ کر کر گیا ہے پریشان مجھے

اے دوست تیرے بِن ادھورا ہے اصغر
تیرے جیسا کہاں ملے گا قدردان مجھے

......☆......

اُس کے جذبات کی عکاسی

وہ مصائب میں بھی مُسکراتا رہتا ہے
میں روٹھتی رہتی ہوں وہ مناتا رہتا ہے

مِلنے کے وعدے تو کئی بار کرتا ہے
جُھوٹے وعدوں پہ مجھے ٹالتا رہتا ہے

میں جب بھی کچھ لکھنے لگتی ہوں
اپنی باتوں سے میرا حوصلہ بڑھاتا رہتا ہے

میں کیوں نا اسے سچے دل سے پیار کروں
جو میری خاطر درد بھری نظمیں سناتا رہتا ہے

میرے پاس آنے کی اُسے فرصت ہی نہیں
مگر خوابوں میں اپنی جھلک دِکھلاتا رہتا ہے

......☆......

حقیقت سے آنکھ چرانے والا

جو حقیقت سے آنکھ چرانے والا ہوتا ہے
وہ در در کی ٹھوکریں کھانے والا ہوتا ہے

دُنیا والوں کو نا اپنے زخم دکھانا دوستوں
یہاں ہر کوئی نمک لگانے والا ہوتا ہے

جو لوگوں سے جھوٹے عہد و پیماں کرتا رہے
وہ زندگی بھر آنسو بہانے والا ہوتا ہے

اپنے رب کے سامنے جو سرِ تسلیم خم کر دے
وہ انسان صبر کا پھل پانے والا ہوتا ہے

جس شخص کی زِیست میں زیادہ غم ہوں
وہ ہر محفل میں مُسکرانے والا ہوتا ہے

......☆......

میرے درد کی دوا دے دو

کچھ تو بنام خدا دے دو
میرے درد کی دوا دے دو

کہاں چھپے بیٹھے ہو پیارے
اک بار تو صدا دے دو

نفس سے جہاد کر رہا ہوں
پیاری سی دُعا دے دو

جہاں تخیل کو اُڑا سکوں
مجھے ایسی کُھلی فضاء دے دو

اگر میں تمہارا مجرم ہوں
تو کوئی میٹھی سی سزا دے دو

......☆......

تیرا پیار پانے کی جستجو

تیرا پیار پانے کی جستجو رہتی ہے
تصور میں تجھ سے گفتگو رہتی ہے

میرے دل میں تیرے سوا اور کوئی نہیں
وہاں فقط صرف تُو ہی تُو رہتی ہے

تیرے ہجر میں اشک بہتے رہتے ہیں
کئی دنوں سے آنکھ لہو لہو رہتی ہے

مجھے تنہائی کا کبھی احساس نہیں ہوتا
تُو ہر گھڑی میرے چار سُو رہتی ہے

اصغر کی کوئی اور خواہش تو نہیں جاناں
صرف تجھ سے بات کرنے کی آرزو رہتی ہے

......☆......

کسی کا سچا پیار

کسی دل میں جگہ بنانے میں زمانے لگتے ہیں
کسی کا سچا پیار پانے میں زمانے لگتے ہیں

بڑا کٹھن کام ہے دل کا محاذ فتح کرنا
وہاں اپنا جھنڈا لہرانے میں زمانے لگتے ہیں

کچھ ایسی بھی روتی صورتیں ہوتی ہیں
جن کو ہنسانے میں زمانے لگتے ہیں

نا جانے محبت میں کیوں ایسا ہوتا ہے
کسی انسان کو بھلانے میں زمانے لگتے ہیں

کاش میری زِیست میں وصل کی گھڑی آئے
اصغر ایسے لمحے آنے میں زمانے لگتے ہیں

......☆......

زندگی میں کبھی نا تکبر کرنا

زندگی میں کبھی نا تکبر کرنا دوستو
ہر مصیبت میں تم صبر کرنا دوستو

روزِ محشر یہی عمل ہمارے کام آئے گا
ہر پل اپنے اللہ کا ذکر کرنا دوستو

سبھی نعمتیں عطا ہیں پروردگار کی
تم کسی بات کا نا فخر کرنا دوستو

جتنا مِلے اسی پہ قناعت کرنا تم
کسی کے حق پہ نا نظر کرنا دوستو

نیک کاموں میں اپنا حصہ ڈالتے رہنا
کوئی بُرا کام نا مگر کرنا دوستو

......☆......

گُماں سمجھتا ہے

وہ میرے سچ کو گُماں سمجھتا ہے
حقیقت کیا ہے وہ کہاں سمجھتا ہے

جو مجھے درویش کہتا تھا کبھی
اب وہی مجھے پیرِ مغاں سمجھتا ہے

وہ میری کسی بات کا یقین نہیں کرتا
مگر اصغر اسے مہرباں سمجھتا ہے

دُنیا کے سامنے مجھے نظر انداز کرتا ہے
ویسے وہ میرا ہر اک بیاں سمجھتا ہے

میری زِیست میں اس کے دم سے ہے اُجالا
اصغر اسے اپنے گلشن کا باغباں سمجھتا ہے

……☆……

بے گھر ہیں کوئی مکاں نہیں

یہاں اپنا کوئی آشیاں نہیں ہے
بے گھر ہیں کوئی مکاں نہیں ہے

میرا جسم جو تمہیں نظر آتا ہے
اس میں رتی بھر بھی جان نہیں ہے

جس کے خیالوں میں ہم کھوئے ہیں
ہماری سمت اُس کا دھیان نہیں ہے

منہ زبانی وعدے تو سبھی کرتے ہیں
مگر اُنہیں نبھانا کوئی آساں نہیں ہے

ہم کسی فریب میں نہیں آنے والے
اب اصغر اتنا بھی ناداں نہیں ہے

......☆......

اُس کی کہانی اپنی زبانی

وہ زخم بھی دیتا ہے دوا بھی دیتا ہے
دردِ ہجر دے کر وصل کی دُعا بھی دیتا ہے

بہت ہنساتا ہے اپنی میٹھی باتوں سے
کبھی کبھی ڈانٹ کے رُلا بھی دیتا ہے

میں ہر پَل اُس کی یاد میں کھوئی رہتی ہوں
اچانک فون کر کے مجھے چونکا بھی دیتا ہے

تنہائی میں تو بڑے عہد و پیماں کرتا ہے
دُنیا والوں کے ڈر سے مجھے بُھلا بھی دیتا ہے

اُس کی جُدائی میں جب بھی اُداس ہوتی ہوں
اپنی زعفرانی شاعری سے مجھے ہنسا بھی دیتا ہے

......☆......

یہاں کوئی کسی کے کام نہیں آتا

ہم تو اُداس لمحوں میں بھی رونق لگا لیتے ہیں
تصور میں اُنہیں اپنے پاس بُلا لیتے ہیں

دُکھ درد میں یہاں کوئی کسی کے کام نہیں آتا
ہم تو غیروں کے غم بھی دل میں بسا لیتے ہیں

وہ دوست جو ہمیں داغِ جُدائی دے گئے
اُن کی یاد سے بزمِ تنہائی کو سجا لیتے ہیں

میرے مولا نے ایسا اعلیٰ ظرف بخشا ہے ہمیں
دوستی میں ہنس کر چوٹ بھی کھا لیتے ہیں

اپنا مشغلہ ہے غم کے ماروں کو مسکراہٹیں دینا
ہم ایسا کرکے تھوڑا ثواب کما لیتے ہیں

......☆......

پیار کا قرض

بے شک میرے پیار کا قرض ادا نا کرنا
اے دوست خود سے مجھ کو جُدا نا کرنا

یہ عاشق لوگ بھی فقیروں کی طرح ہوتے ہیں
کبھی بُھولے سے بھی انہیں خفا نا کرنا

جانتا ہوں میں نے بہت دکھ دیئے ہیں تمہیں
خدا کے لئے میرے حق میں بد دُعا نا کرنا

اپنے چاہنے والوں سے بے انتہا پیار کرنا
محبت میں غلو کر کے کسی کو خدا نا کرنا

اللہ تعالیٰ ہم سبھی کی دُعائیں سُنتے ہیں
بھول کر بھی کسی غیر کے در پر صدا نا کرنا

......☆......

وہ جو میرے دل میں رہتے ہیں

وہ جو میرے دل میں آ کے رہتے ہیں
میرے کانوں میں پیار بھری باتیں کہتے ہیں

میں نے سوچا تھا کہ ختم ہیں آنسو
رُکنے کا نام نہیں لیتے بار بار بہتے ہیں

تھوڑی محبت بھری داد بھی چاہیے ہمیں
ہم اتنے سارے درد جو سہتے ہیں

مشکلیں زندگی کی آسان ہوئی جاتی ہیں
جس دن سے وہ میرے دل میں آ کے رہتے ہیں

بات سچی و چھوٹی کہتے ہیں اصغر جی
اسی لئے آج کل ذرا سوگوار رہتے ہیں

......☆......

اگر آپ کی دید ہو جاتی

ایک بار اگر آپ کی دید ہو جاتی
پھر خوشیوں بھری ہماری عید ہو جاتی

جھوٹا وعدہ ہی کر کے ٹال دیتے
آپ سے مِلنے کی کچھ اُمید ہو جاتی

اب تک آپ کے انتظار میں بیٹھے ہوتے
جو آپ کی جانب سے نا تردید ہو جاتی

کوئی محبتوں بھرا پیغام ہی بھیج دیتے
اس طرح ہمیں خوشی مزید ہو جاتی

پرانے اشعار ہی بھیجتے ہیں اصغر کو
کیا تھا جو عید پہ شاعری جدید ہو جاتی

......☆......

انتظار کرتے کرتے

کئی سالوں سے کسی کا انتظار کرتے کرتے
کیا بتائیں ہم جی رہے ہیں مرتے مرتے

تیری یاد میں رو رو کر اب یہ حال ہے
تھک گئے ہیں روز آہیں بھرتے بھرتے

میرے دل میں تجھے پانے کی تمنا جاگی ہے
ذرا دیر لگی ہے تیری اُلفت کو سمجھتے سمجھتے

اب آہوں کو چھپا لیتے ہیں مسکراہٹوں میں
آخر ہم سنبھل ہی گئے ہیں سنبھلتے سنبھلتے

ہم نا بدلے ہیں نا ہی بدلیں گے کبھی
انہیں تو ذرا دیر نا لگی بدلتے بدلتے

......☆......

محبت میں ایسی خیرات ملی ہے

زخموں کی مجھے سوغات ملی ہے
محبت میں ایسی خیرات ملی ہے

اُجالے تجھ کو مبارک ہوں یارا
ہم کو تو سیاہ رات ملی ہے

خوشی کی تلاش میں نکلے تھے
مگر آنسوؤں کی برسات ملی ہے

ہم تنہا ہی رہ گئے دُنیا میں
ہم کو نا کسی کی چاہت ملی ہے

تیری چاہت نے ایسی جِلا بخشی
بے جان جسم کو حیات ملی ہے

......☆......

تیرے دل کے سِوا ٹھکانہ نہیں رہا

کسی سے اپنا یارانہ نہیں رہا
یہاں کوئی یار پُرانہ نہیں رہا

خانہ بدوشوں کی طرح ہے زندگی
تیرے دل کے سِوا ٹھکانہ نہیں رہا

محبت کے بدلے نفرت ہی ملی ہے
اب میرا مزاج عاشقانہ نہیں رہا

اب اِس کا کوئی پیغام بھی نہیں آتا
شائد اُس کا عشق باغیانہ نہیں رہا

اب میں کیسے اُسے مِلنے جاؤں
میرے پاس بھی کوئی بہانہ نہیں رہا

......☆......

دِل کی بات

مجھے دل کی بات وہ کہنے نہیں دیتا
غموں کو تنہا مجھے سہنے نہیں دیتا

اپنے دُکھوں کو چُھپا لیتا ہے مسکراہٹوں سے
مگر مجھے کبھی اُداس رہنے نہیں دیتا

اپنے پیار کی زنجیر میرے پاؤں میں ڈال کر
اِک پَل بھی آنکھوں سے اوجھل ہونے نہیں دیتا

میرے خوابوں میں آ کر ہلچل مچا دیتا ہے
مجھے سکون سے وہ سونے نہیں دیتا

سِتم کرنے پہ آئے تو انتہا کر دیتا ہے
اور سِتم ظریفی یہ ہے کہ رونے نہیں دیتا

......☆......

حسیں خواب

مجھے بڑے حسیں خواب آتے ہیں
اُن میں بڑے حسیں مہتاب آتے ہیں

پُوچھا سپنوں میں کیوں جناب آتے ہیں
بولے تجھ سے چُکانے حساب آتے ہیں

فلسفہ پیار کا ہمیں نا سمجھایئے جاناں
ہمیں محبت کے سبھی آداب آتے ہیں

جب عشق کے امتحاں میں بیٹھتے ہیں
ہر بار ہو کے ہم کامیاب آتے ہیں

جب سے ہوئی ہے اُلفت کسی سے
آنکھوں کو نظر اُسی کے سراب آتے ہیں

......☆......

بات کرتا ہے پیار سے

وہ بات بات پہ سوال کرتا ہے
مگر میرا بڑا خیال کرتا ہے

دُنیا میں کیا ہو رہا ہے
اُس بارے بڑا ملال کرتا ہے

خاموش طبیعت پائی ہے اُس نے
جب بات کرتا ہے بے مثال کرتا ہے

میں اُس سے دُور جانا چاہوں
تو اپنی محبت سے یرغمال کرتا ہے

مجھ سے بات کرتا ہے پیار سے
مگر ڈانٹنے میں کمال کرتا ہے

......☆......

تیرے دل میں اِس بہانے آئے

ہم تیرے دل میں اِس بہانے آئے
کیا بہانہ تھا دل تُم سے لگانے آئے

تمہیں معلوم ہونا پایا ہماری آمد کا سبب
اپنی خواہش تھی کہ ہوش ٹھکانے آئے

مدت سے تشنگی تھی تم سے بات کرنے کی
بڑے دِنوں بعد آج یہ پیاس ہم بجھانے آئے

رات کو سو نا سکے دن کو بے چین رہے
نیند بھیجو کہ وہ ہمیں آکے سلانے آئے

جب شاعری کرتے ہو تو پیاری کرتے ہو
یہ بات کون اصغر کو سمجھانے آئے

......☆......

غزل

زندگی میں کبھی نا تکبر کرنا دوستو
ہر مصیبت میں تُم صبر کرنا دوستو

روزِ محشر یہی عمل ہمارے کام آئے گا
ہر پَل اپنے اللہ کا ذکر کرنا دوستو

سبھی نعمتیں عطا ہیں ، پروردگار کی
تُم کسی بات کا نا فخر کرنا دوستو

جتنا ملے اسی پہ قناعت کرنا تم
کسی کے حق پہ نا نظر کرنا دوستو

نیک کاموں میں اپنا حصہ ڈالتے رہنا
کوئی بُرا کام نا مگر کرنا دوستو

......☆......

لوگوں کے دِلوں میں

اپنی زندگی میں ایسا کوئی کام کر جاؤ
لوگوں کے دلوں میں پیدا مقام کر جاؤ

پیارے ربّ کی مخلوق سے پیار کرو
ہر کسی کے دِل میں پیدا احترام کر جاؤ

خدا کے سِوا جن کا کوئی سہارا نہیں
اپنی کُل پُونجی ایسے لوگوں کے نام کر جاؤ

مرنے کے بعد بھی دُنیا تمہیں یاد رکھے
خدمتِ خلق کا کوئی ایسا اہتمام کر جاؤ

جسے سُن کر ہر کوئی جُھوم اُٹھے
سبھی کے نام کوئی پیارا سا پیغام کر جاؤ

......☆......

ایمان جیسی دولت

آنکھوں میں حسیں خواب رکھتے ہیں
دُشمن کی ہر وار کا جواب رکھتے ہیں

ایمان جیسی دولت سے نوازہ ہے رب نے
اپنے پاس قرآن جیسی عظیم کتاب رکھتے ہیں

بُرا کہنے والوں کے لئے ہدایت کی دُعا کرتے ہیں
صبر کرتے ہیں اور اُمیدِ ثواب رکھتے ہیں

اپنا محاسبہ کچھ اِس طرح سے کرتے ہیں
اپنے اچھے بُرے اعمال کا حساب رکھتے ہیں

جس محفل میں بھی جائیں اُسے چار چاند لگائیں
اپنی باتوں میں کچھ ایسا شباب رکھتے ہیں

......☆......

ساری دُنیا میں چرچہ عام ہے تیرا

ساری دُنیا میں چرچہ عام ہے تیرا
اپنے بندوں پہ رحم کرنا کام ہے تیرا

دُنیا میں اور بھی کتابیں ہوں گی
مگر سب سے افضل کلام ہے تیرا

میرے مولا مجھ پہ بھی کرم کرنا
مصائب میں گھرا یہ غلام ہے تیرا

اہلِ علم دینِ فطرت کہتے ہیں جسے
سب مذاہب سے پیارا اسلام ہے تیرا

میرے دامن میں اور تو کچھ بھی نہیں
صبح و شام میرے لب پہ نام ہے تیرا

......☆......

میرے نبی ﷺ کا نام

اللہ کے بعد میرے نبی ﷺ کا نام بڑا ہے
ہمارے دلوں میں آپ کا احترم بڑا ہے

اللہ کی ذات سے متعارف کرایا نبی ﷺ نے
ہم سب انسانوں کو مسلم بنایا نبی ﷺ نے

میرے پیارے رسول ﷺ کی عظمت بڑی ہے
زمیں و آسماں میں آپ ﷺ کی عزت بڑی ہے

دُنیا میں آپ ﷺ سے زیادہ کوئی افضل نہیں ہے
جو آپ ﷺ کی شان سمجھے نہیں انہیں عقل نہیں ہے

میرے نبی ﷺ پر جو درود نا بھیجے وہ بخیل ہے
ایسا انسان دونوں جہاں میں ہوتا ذلیل ہے

......☆......

اخلاقِ حسنہ

اخلاقِ حسنہ کا چرچہ سرعام کرو دوستو
میٹھے لہجے میں سب سے کلام کرو دوستو

جن باتوں سے اللہ کی خوشنودی حاصل ہو
تم لوگ اس طرح کے کام کرو دوستو

بُری باتوں سے تم لوگ اجتناب کرتے رہنا
اچھے کاموں میں پیدا اپنا نام کرو دوستو

تمہارے جانے کے بعد زمانہ تمہیں یاد کرے
تمام عمر اس طرح کے اچھے کام کرو دوستو

اسلام دشمن عناصر سے کبھی ربط نا بڑھاؤ
اُن کی ہر سازش کو ناکام کرو دوستو

......☆......

تیری رحمت کی جس پہ نظر ہو جاتی ہے

تیری رحمت کی جس پہ نظر ہو جاتی ہے
اُسے بھلے بُرے کی خبر ہو جاتی ہے

اُس کی سبھی مشکلیں آساں ہو جاتی ہیں
زندگی چین و سکوں سے بسر ہو جاتی ہے

لبوں پہ اپنے پیارے اللہ کا نام آتے ہی
اس کی آنکھ آنسوؤں سے تر ہو جاتی ہے

کوئی بھی اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا
تیری محافظت جس کے سر ہو جاتی ہے

جو لوگ صراطِ مستقیم سے بھٹک جاتے ہیں
پھر اُن کی ہر بات بے اثر ہو جاتی ہے

......☆......

یہ زمیں آسماں چندتارے تیرے

یہ زمیں آسماں چاند تارے تیرے
شاہ و گدا ہیں محتاج سارے تیرے

تُو جسے چاہے اسے عتاب دے
جسے چاہے نعمتیں بے حساب دے

جنہیں چاہے ضیاء دے یا ظلمت دے
جو تجھے بھلا لگے اسے عظمت دے

بُرے انسانوں کو رسی لمبی دیتا ہے
جب کھینچتا ہے تو بڑی تنگی دیتا ہے

اللہ ہی ساری دُنیا میں رحمت تقسیم کرتا ہے
مشرکوں کے اعمال میں نا ترمیم کرتا ہے

……☆……

سب جہانوں کا تُو پروردگار ہے

سب جہانوں کا تُو پروردگار ہے
ہر شے کا صرف تُو پالنہار ہے

میری سب خطائیں درگزر کرنا
تیرا یہ بندہ بڑا ہی گنہگار ہے

یہ زمیں و آسماں یہ چاند تارے
یہ سب فقط تیرا ہی چمتکار ہے

کسے عزت دینی ہے کس کو ذلت
ان باتوں پہ تیرا ہی اختیار ہے

تنہا ہی چلا رہا ہے نظامِ ہستی
نا کوئی تیرا شریک نا مددگار ہے

......☆......

اپنے اللہ سے تُم ڈرتے رہنا

اپنے اللہ سے تُم لوگ ڈرتے رہنا
اُس کی مخلوق سے پیار کرتے رہنا

منکر و نکیر کے سوالوں کے لئے
تُم سب خود کو تیار کرتے رہنا

نیکی کے کاموں میں ہاتھ بٹا کر
خوشیوں سے دامن بھرتے رہنا

روزِ محشر یہی بات کام آئے گی
تُم اپنی نمازوں کو قائم کرتے رہنا

جُھوٹے لوگوں کی باتوں میں نا آنا
اپنی حق بات پہ تُم سدا ڈٹے رہنا

......☆......

جولوگ باتیں فضول کرتے ہیں

جو لوگ باتیں فضول کرتے ہیں
وہ اچھی رائے کب قبول کرتے ہیں

میری باتیں کئی لوگوں کو اچھی نہیں لگتیں
ایسی کھری باتیں ہم حسبِ معمول کرتے ہیں

اپنے دل میں اللہ کا خوف رکھنے والے لوگ
خود کو نیک کاموں میں مشغول کرتے ہیں

......☆......

پسِ پردہ

جو بُرے لوگوں کے غلام نہیں ہوتے
پسِ پردہ رہ کر بھی وہ گمنام نہیں ہوتے

جو مجھ جیسے دل کے کھرے ہوتے ہیں
وہ کسی کے ہاتھوں نیلام نہیں ہوتے

حق بات کو دبانے کی کوشش کرتی ہے دُنیا
اسی لئے ان باتوں کے چرچے عام نہیں ہوتے

......☆......

آپ میری جان میں رہتے ہیں

وہ میرے دل کے مکان میں رہتے ہیں
اسی لئے تو ہم امان میں رہتے ہیں

میں آپ کو آنکھوں میں کیسے بساؤں
آپ تو میری جان میں رہتے ہیں

جب سے ڈاکوؤں کی بہن سے محبت ہوئی ہے
ہم کسی نا کسی امتحان میں رہتے ہیں

......☆......

وہ مجھ سے بچھڑ گیا

وہی تنہا چھوڑ گیا جس کا میرے دل میں بسیرا تھا
ہم جسے اپنا سمجھ بیٹھے وہ تو کوئی لٹیرا تھا

وہ مجھ سے بچھڑ گیا دُنیا کی بھیڑ میں
جسے میں سمجھا کہ وہ صرف میرا تھا

وہ سدا خوش رہے جس نے مجھے ضیاء بخشی
ورنہ میری زیست میں اندھیرا ہی اندھیرا تھا

......☆......

دُکھ

جس کی زیست میں کوئی دُکھ نہیں ہوتا
سمجھ لو کہ اس کے پاس کچھ نہیں ہوتا

جو لوگ اس کی لذت سے انجان ہوں
ان کی زندگی میں کوئی سُکھ نہیں ہوتا

اللہ کا بندہ ہو کر جو بندگی نہ کرے
اس جیسا کوئی مورکھ نہیں ہوتا

......☆......

اک راز کی بات

میں تُجھے اِک راز کی بات بتانا چاہتا ہوں
میں تیرے دل میں اپنا ٹھکانہ چاہتا ہوں

میرے سوا کوئی اور نا دیکھئے تُجھے
میں تُجھے اپنی آنکھوں میں بسانا چاہتا ہوں

میرا مختصر سا پیغام فقط اتنا ہے جاناں
زندگی بھر کے لئے تمہیں اپنا بنانا چاہتا ہوں

......☆......

میری شاعری

میرے دُشمن جب بھی میری شاعری پڑھتے ہیں
حسد کے مارے اندر ہی اندر جلتے ہیں

وہ میرا ضبط آزماتے رہتے ہیں
اور ہم ہر بات نظر انداز کرتے ہیں

اب اُن کے سینوں پر یُوں مونگ دَلتے ہیں
سیٹی بجاتے ہوئے ہم اُن کی گلی سے گزرتے ہیں

......☆......

محبت اور جنگ

محبت اور جنگ کا کوئی قانون قاعدہ نہیں ہوتا
پیار کرنے والوں کو سمجھانے کا فائدہ نہیں ہوتا

محفلوں میں ایسے بھی لوگوں کو سلام کہنا پڑتا ہے
جن سے بات کرنے کا میرا ارادہ نہیں ہوتا

اُس نے اپنا فون نمبر تو مجھے دے دیا ہے
مگر کسی طرح بھی بات کرنے کو آمادہ نہیں ہوتا

......☆......

ایک غزل کسی کے نام ہو جائے

کیوں نا ایک غزل کسی کے نام ہو جائے
شائد اس طرح اپنی شہرت سر عام ہو جائے

ایسے عاشق کو کسی سے عشق نہیں کرنا چاہیے
جو پہلے پیار میں ہی نا کام ہو جائے

اپنا تو یہ انداز مشہور ہے لوگوں میں
بات کسی سے کروں اور کسی کو سلام ہو جائے

......☆......

آغاز میں انجام

ہم تو آغاز میں ہی انجام سے ڈرتے ہیں
اِسی لئے اِن دنوں سوچ کر محبت کرتے ہیں

گو وہ ہمیں عاشقوں میں نہیں شمار کرتے
مگر ہم تو ان کی ہر ادا پہ مرتے ہیں

تیر و تلوار کے زخم تو بھر جاتے ہیں
کسی کی جُدائی کے زخم کب بھرتے ہیں

......☆......

میں جس پر نچھاور جان کرتا ہوں

میں جس پر نچھاور جان کرتا ہوں
وہ سمجھتا ہے میں اُسے پریشان کرتا ہوں

وہ میری خوشیوں کا خیال رکھتا ہے
میں اُس کی دوستی پر بڑا مان کرتا ہوں

اُس کا پیار میری مجبوری بن گئی ہے
میں کب اُس پر کوئی احسان کرتا ہوں

......☆......

دُنیا والے

دُنیا والے روائتی بہت ہیں
ہم لوگ جذباتی بہت ہیں

ہم سے کسی کی دل آزاری نہ ہو
اُس بات میں اطاعتی بہت ہیں

……☆……

تھوڑی حقیقت

میری جو بھی سنجیدہ غزل ہوتی ہے
پیار محبت بنا وہ نا مکمل ہوتی ہے

اِس میں ہر بات فرضی تو نہیں ہوتی
تھوڑی حقیقت بھی شامل ہوتی ہے

......☆......

میرے خط میں

میری آنکھوں میں بہت خواب ہیں جانم
ہم تمہیں مِلنے کو بے تاب ہیں جانم

تمہارے سبھی شِکوے گِلوں کے
میرے اُس خط میں جواب ہیں جانم

......☆......

قطعہ

اُس کی نظروں میں خود کو بلند کرنا ہے
محبت کے لئے اُسے رضا مند کرنا ہے

اُس کے سوا کسی اور کا خیال نہ آئے دل میں
اِس بات کے لئے خود کو پابند کرنا ہے

......☆......

رَبّ کو یاد کرتا ہوں

اِس طرح خُود کو شاد کرتا ہوں
دل دہی دل میں رَبّ کو یاد کرتا ہوں

اللہ کے سِوا کسی کے آگے سر نہیں جُھکاتا
صرف اپنے اللہ سے ہی فریاد کرتا ہوں

......☆......

خُود اعتمادی

جیسے جیسے دشمنوں کی آبادی بڑھتی گئی
ویسے ویسے ہماری خُود اعتمادی بڑھتی گئی

میرے مولا کا کچھ ایسا کرم ہوا مُجھ پر
ہر روز میرے رقیبوں کی بربادی بڑھتی گئی

......☆......

زندگی نہ موت چاہتا ہوں

زندگی نہ موت چاہتا ہوں
میں آپ کو بہت چاہتا ہوں

مال و زر نہیں مانگتا
تیرے پیار کی دولت چاہتا ہوں

......☆......

انجان بن رہے ہو

میرا دل چرا کر انجان بن رہے ہو
نیندیں چرا کر نادان بن رہے ہو

میرے دل پر اپنا قبضہ جما کر
رفتہ رفتہ میری جان بن رہے ہو

......☆......

قطعہ

نہ میر ہوں نہ غالب ہوں
آپ کی دُعاؤں کا طالب ہوں

آج کی سیاست پہ کیا لکھوں
میں کہاں کوئی حبیب جالب ہوں

......☆......

کچھ اِس انداز سے

کچھ اِس انداز سے میرا جنازہ اٹھایا جائے
دُولہا بنا کر مجھے مقتل میں لایا جائے

قبل از وقت میرے یار کو زحمت نا دی جائے
میرے آخری دیدار کے سمے اُسے بُلایا جائے

......☆......

زندگی کسی حسیں خواب جیسی ہے

اُس کی صُورت گلاب جیسی ہے
آنکھوں کی مستی شراب جیسی ہے

اِس سے مل کر مجھے یُوں لگتا ہے
یہ زندگی کسی حسیں خواب جیسی ہے

......☆......

محبت کی کلی

میں سمجھا میری ساری محنت فضول ہو گئی
جو غزل ٹی وی پہ سُنائی وہ ریڈیو پہ مقبول ہو گئی

بڑے ارمانوں سے جسے دِل کے گلشن میں سینچا تھا
اب وہ محبت کی کلی کِھل کر پُھول ہو گئی

......☆......

میں تو فقط

یہ نا سمجھنا کہ میں ہر جائی ہوں
میں تو فقط صرف آپ کا شیدائی ہوں

اور کسی سے مجھے بھلا کیا غرض
کئی سالوں سے آپ کا تمنائی ہوں

......☆......